New Era Magazine
NEW ERA MAGAZINE
اک تھی ڈائن
از قلم صبا اظہر
www.neweramagazine.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(مکمل ناول)

اک تھی ڈاہن

از صبا ظہر

(سیزن 1)

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ ہمیں اپنی ویب نیوا یرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیوا یرا میگزین

☆☆☆☆☆

جنات، چڑیل، بھوت ان سب کا ذکر ہم اکثر سنتے رہتے ہیں_

مگر کیا کبھی آپ نے آدھی ڈاہن کا نام سنا ہے___؟اک ایسی آدھی ڈاہن جس نے مکمل ڈاہن بننے کے لیے معصوم بچوں کو نشانہ بنایا ہو_اک ممتا کے جذبے کو لہر کارہ ہو

_

یہ کہانی بھی اک ایسی ہی آدھی ڈاہن کی ہے جو روپ بدلنا جانتی تھی کبھی کالی بلی کی شکل میں تو کبھی انسان کی شکل میں_

ہر کالی بلی دیکھنے میں کالی بلی نہیں ہوتی_رات کے آدھے پہر جب آپ کے گھر کی چھت میں کالی بلی روئے تو ضروری نہیں ہو بلی ہی ہو بلی میں چھپی وہ آدھی ڈاہن بھی ہو سکتی ہے_

ڈاہنیں، چڑیلیں، جنات اللہ کی بنائی اک ایسی خوفناک مخلوقات ہیں جنھیں اپنے خوابوں میں ہی دیکھ کر ہم خوف سے کانپ اٹھتے ہیں___بہت کم لوگوں کا حقیقی دنیا میں چڑیل اور ڈاہن سے انکا آمنا سامنا ہوا ہے جن میں با قلم میں خود بھی شامل ہوں___ اگر ان کا تصور بھی کیا جائے تو کچھ پل کے لیے ہمارے جسم پر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں___مگر وہ سب خوفناک دل دہلا دینے والے حقیقی منظر میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھے تھے_جنہیں میں اپنے قلم کے ذریعے آپ سب کے سامنے بیان کرنے جارہی

ہوں ___

وہ 2012 کی گرمیوں کی سخت تپتی دوپہر تھی _ سورج ہمارے سروں پر منڈلا رہا تھا
___ پرائیویٹ سفید رنگ کی مہران کار راولپنڈی کے آئی وے سے گزر کر چکوال
کا اک خوفناک سفر طے کر رہی تھی ___ کار ڈرائیو سیٹ پر بیٹھے انسان کا دھیان اپنی
منزل پر تھا اور اس کے فرنٹ سیٹ پر اسکی بیوی اپنے خیالوں میں مگن ہوئی باہر کا ویوز
دیکھ رہی تھی _ پیچھے بیٹھا گیارہ سال کا بچہ موبائل فون پر ویڈیو گیم کھیل رہا تھا ___

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"کیا دیکھ رہی ہو اتنی خاموشی کے ساتھ ___ "کار ڈرائیو کرتا دانیال خاموشی کے
سناٹے کو ختم کرتے بولا ___

"کچھ نہیں بس یوں ہی یہاں کا ویوز دیکھ رہی تھی پہلی بار ہانیہ سے ملنے گاؤں جا رہی
ہوں تو تھوڑا ایکسڈنٹ ہوں ___ " کنزہ نے مسکراتے ہوئے کہا اس کے چہرے پر
ایکسڈمنت کے اثرات واضح تھے _

"ہاں جانتا ہوں اسی لیے تمہیں تمہاری ضد کی وجہ سے تمہاری بہن سے ملوانے اس کے گاؤں لے کر جا رہا ہوں ___ بس کچھ دیر کی دوری ہے مغرب ہونے تک پہنچ جائیں گے ہم _" دانیال نے راستے کے دستنت کی پیمائش کا اندازہ لگاتے بولا ___ مغرب ہونے میں ابھی پندرہ منٹ باقی تھے وہ چکوال گاؤں میں انٹر ہو چکے تھے پندرہ منٹ کے فاصلے پر انکی منزل تھی _ اچانک دانیال کی کار جھٹکا کھا کر ٹھیک اک خوفناک قبرستان کے پاس روکی _ اندھیرا دھیرے دھیرے روشنی کو اپنی آغوش میں چھپاتے ہوئے ہر طرف پھیل رہا تھا _ سامنے خوفناک قبرستان دیکھ کر کنزہ کے ماتھے پر خوف سے پسینہ آنے لگا _ اس نے با مشکل سے سانس اپنے حلق کے نیچے کیا _ آنکھوں میں خوف لیے بار بار کار شاٹ کرتے دانیال سے مخاطب ہوئی _

"یہ کہاں آ گئے ہیں ہم دانیال _؟ کار کو بھی ٹھیک قبرستان کے پاس ہی بند ہونا تھا" _

"اب وہ اپنی مرضی سے بند ہوئی ہے اگر بند ہونے سے پہلے وہ مجھ سے میری اجازت طلب کرتی تو یقین کرو میں ہر گز اسے ایسا کرنے کی اجازت نہ دیتا _" دانیال ignition میں بار بار چابی گھما کر کار شاٹ کرنے کی کوشش کر رہا تھا مگر کار جیسے جیم سی ہو گئی ہو آخر کار وہ سیٹ بلٹ کھول کر کار سے اترا اور کار کا hood اٹھا کر

جھک کر کارنہ شاٹ ہونے کی وجہ تلاش کرنے لگا_مغرب کی اذان کانوں میں گونجنے لگی___

"اللہ اکبر اللہ اکبر"

"اللہ اکبر اللہ اکبر"

کنزہ آنکھوں میں خوف لیے اپنے آس پاس دیکھنے لگی وہ چوری چوری نگاہوں سے کبھی قبرستان کے اندر دیکھتی تو کبھی سامنے چٹان کی طرح مضبوط سیاہ گنے پیپیل کے درخت کو دیکھنے لگی جو اپنی لمبائی اور چوڑائی سے صدیوں پرانا لگ رہا اس کی مضبوط شاخیں اور جڑیں سڑک تک پھیلی ہوئی تھیں_اچانک اسے اس درخت پر کوئی رنگنیں والی کوئی خوفناک عجیب وغریب قسم کی چیز دیکھائی دی جو دھیرے دھیرے اپنے ہاتھوں اور پاؤں کی مدد سے درخت سے اتر کر دانیال کی طرف بڑھ رہی تھی_ درخت سے اتر کر دیکھتے ہی دیکھتے اسکا سایہ آسمان کی بلندیوں کو چونے لگا اسے دیکھ کر کنزہ کا سانس رکا چہرہ خوف سے زرد ہونے لگا وہ اب دانیال کے بیشتر پیچھے آکھڑی ہوئی دانیال کو اسکی گردن سے ڈبوچنے کے لیے اس نے اپنا لمبے ناخنوں والا ہاتھ دانیال کی گردن کے قریب لایا اس سے پہلے وہ اس پر وار کرتی کنزہ نے کان کے پردے پھاڑ

دینے والی چینخ ماری گاڑی کی پیچھلی سیٹ پر سویا ذوالقرنین روتے ہوئے اٹھ بیٹھا_ بیٹے کے رونے کی آواز سن کر دانیال نے فوراً اسے کار سے نکال کر اپنے سینے کے ساتھ لگایا اور ڈری سہمی اپنی آنکھوں پر ہاتھ رکھے کنزہ کو ڈانٹنے لگا___

"یہ کیا حرکت ہے کنزہ پاگل ہو گئی ہو کیا بچے کو ڈرا دیا بھوت دیکھ لیا ہے کیا جو اتنا زور سے چینخی ہو"___

"ہاں وہ تمہارے پیچھے کوئی لمبا سا اک سایہ تھا جو تمہارے نزدیک بڑھ رہا تھا_ مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے چلو جہاں سے پلیز ابھی اور اسی وقت____" کنزہ اپنی آنکھوں سے ہاتھ اٹھائے روتے ہوئے اسے حقیقت سے آگاہ کر رہی تھی_ جسے دانیال اسکا وہم قرار دیتے بولا_

"کوئی نہیں ہے وہاں تمہارا وہم ہے کوئی بلی وغیرہ دیکھ لی ہو گی_ بلاوجہ ذوالقرنین کو ڈرا دیا_ دانیال نے ذوالقرنین کو کنزہ کی گود میں ڈالا گاڑی کا hood بند کیا اور ڈرائیو سیٹ پر بیٹھا ignition میں چابی ڈالی پہلی کوشش سے ہی گاڑی شاٹ ہو گئی _کنزہ کا ماتھا ابھی بھی خوف کے پسینے سے بھیگا ہوا تھا_

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کچھ دیر بعد وہ اپنی بہن کے گھر پہنچ چکی تھی_رات کافی بیت چکی تھی_گاؤں میں جلدی سونے کی روایت آج بھی برقرار ہیں_کھانا کھانے کے بعد وہ سب سونے کے لیے اپنے اپنے بستر پر لیٹ گے کنزہ جو اس حادثے کہ وجہ سے خوفزدہ تھی ہانیہ کے ساتھ اس کے بیڈ پر ہی لیٹ گئی___بیڈ کر سیدھے لیتی وہ چھت پر لگے پنکھے کو مسلسل دیکھ رہی تھی اس کے دل ودماغ پر ابھی بھی وہی حادثہ گھوم رہا تھا سونے کے لیے اپنی آنکھیں موندتی تو وہی بڑا خوفناک سایہ اسے نظر آتا جیسے تیسے کر کے اس نے رات گزاری___کچھ دن بعد دانیال راولپنڈی واپس آگیا مگر کنزہ کچھ دونوں کے لیے وہی روک گئی مائمہ انکی سب سے چھوٹی بہن جو بیوہ تھی وہ بھی ان سے ملنے لاہور سے چکوال آگئی تو تینوں بہنیں اک ساتھ وقت گزارنا چاہتی تھیں______ایک ہفتہ تک سب ٹھیک اور نارمل ہی چلتا رہا مگر اچانک بچوں سے ہوئی نادانی سے سب کچھ بدل گیا انھوں نے اپنی اور پورے گاؤں والوں کی زندگیوں کو خطرے میں ڈال دیا___کنزہ کا ایک بیٹا ذوالقرنین تھا_نائمہ کی ایک ہی بیٹی حرا تھی_ہانیہ کا اک بیٹا حارث اور اک بیٹی فریال تھی_ذوالقرنین بہت شرارتی اور ضدی تھا ہر وہ کام کرنا اپنا فرض سمجھتا تھا جس سے اسے منع کیا جائے_

اس دن حارث اور گاؤں کے کچھ بچے ذوالقرنین، حرا، حارث اور فریال کو گاؤں کی سیر کروا رہے تھے___ زوالقرنین گاؤں کے کھیت وغیرہ دیکھ کر اکتا چکا تھا___ وہ اپنے چہرے پر بارہ بجائے گاؤں کے درمیان موجود کنویں کے کنارے بیٹھ گیا سب بچے اس کے ارد گرد ہوئے اسے منانے کی کوشش کرنے لگے_

"چلو نہ ذوالقرنین گھر چلیں کیوں ضد کر رہے ہو___" حرا اس کے نخروں سے اکتائے ہوئے بولی_

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"میں بور ہو رہا ہوں یہاں کچھ بھی نہیں ہے سب بور اور فضول جگہیں ہیں_" ذوالقرنین نے اپنے دل کی بات زبان تک لائی_

"بہت خوبصورت ہے ہمارا گاؤں ذوالقرنین_ ہمارے گاؤں میں اک ایسی خفیہ جگہ معلوم ہے جہاں اک بہت خطرناک ڈاہن قید ہے_ بہت سے لوگ اسے پکڑنے کے

لیے آتے مگر اسے کوئی آزار نہیں کرواسکا کیونکہ اس کی قید کا راز صرف میرے دادا کے پاس ہے_" اپنے گاوں کی برائی سن کر جوش میں آئے حارث نے جذبات میں بہک کر اک ایسا سچ بتا دیا جس کی حقیقت بہت خوفناک تھی_سب بچوں کی دلچسپی بڑھی خاص کر ذوالقرنین کی_

"ہین_____سچ میں اس گاوں میں ڈاہن رہتی ہے_ذوالقرنین آنکھیں حیرت سے کھولے حارث کے قریب ہوئے اس سے دلچسپی سے پوچھنے لگا_

"ہاں میں سچ کہہ رہا ہوں میں نے کہیں بار دادا ابو کو ڈاہن کے بارے میں بات کرتے سنا ہے وہ ہمیں اسکی کہانیاں بھی سناتے ہیں_" حارث بولا_

"مجھے بھی اس ڈاہن کو دیکھنا ہے کیا تم مجھے اس جگہ پر لے کر جا سکتے ہو جہاں ڈاہن قید ہے___"ذوالقرنین کی دلچسپی بڑھنے لگی_

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"نہیں میں نہیں لے کر جاؤں گا وہ بہت خطرناک جگہ ہے_ گاؤں کے جنگل کے درمیان وہ قید ہے_" حارث نے ڈرتے ہوئے اسے بتایا اور وہاں جانے سے انکار کر دیا _سب بچے ان کے درمیان ہوئی ہم کلامی سن رہے تھے_

"سوچ لو اگر تم مجھے ڈاہن دیکھانے لے کر جاؤ گے تو میں تمہیں اپنی وہ ویڈیو گیم دوں گا جو تمہاری پسندہ ہے_" حارث کے انکار کرنے پر ذوالقرنین اسے ویڈیو گیم کا لالچ دیتے بولا_ وہ جانتا تھا وہ گیم اسکی کتنی فیورٹ ہے_ حارث کسی سوچ میں پڑا_ وہ ابھی سوچ ہی رہا تھا جب سب بچے اس پر پریشر ڈالنے لگے کہ وہ مان جائے_

"مان جاؤ نہ حارث ہم سب ڈاہن دیکھنا چاہتے ہیں"_

"اچھا ٹھیک ہے میں سب کو لے جاؤں گا ڈاہن کے پاس_ مگر اک شرط پر_ تم سب گھر میں کسی کو کچھ نہیں بتاؤ گے ہم کہاں گے تھے_ پر امس کرو سب_" وہ سب بچوں سے وعدہ لیتے بولا_

سب بچوں نے خوشی سے پر امس کیا وہ کسی کو کچھ نہیں بتائیں گے_

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سورج دھیرے دھیرے ڈھل رہا تھا سورج کی آخری کرنیں جنگل کے سیاہ گھنے درختوں پر پڑھ رہی تھیں____ سب بچے اک دوسرے کا ہاتھ تھامے جنگل کے درمیان پہنچے جہاں اک بہت بڑا لمبا چوڑا خوفناک پیپل کا درخت انھیں دیکھائی دیا اس درخت کی جڑیں اور شاخیں دور دور تک پھیلی ہوئی تھیں، درخت کی شاخوں سے اک عجیب ڈرا دینے والی اک عورت کی شکل بنی تھی_ درخت کی ٹرنک (تنوں) پر سفید پکڑا لگا ہوا تھا، درخت کی شاخیں زمین پھاڑے باہر آئی دور تک بکھری ہوئی تھیں_ البتہ اس درخت کے اکثر پتے جمے ہوئے خون سے رنگے ہوئے تھے_ اتنا خوفناک درخت دیکھ کر بھی بچے ڈرے نہیں_

"چڑیل کدھر ہے تو سامنے آ دیکھ ہم تم سے ملنے آ ہیں_" ذوالقرنین درخت کے قریب ہوئے اس سے باتیں کرتے بولا_ درخت سے کوئی جواب نہ لایا تو سب بچے حارث پر ہنسے لگے_

"ہاہاہاہاہاہا کیا یار تو بھی اتنا بڑا جھوٹ بول دیا تم نے وہ بھی صرف اک ویڈیو گیم کے لیے_" ذوالقرنین حارث کا مذاق اڑاتے ہوئے بولا سب بچے بھی حارث پر ہنسنے لگے_

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"میں نے کوئی جھوٹ نہیں بولا تھا_ یہاں سچ میں چڑیل قید ہے اسے آزار کروانے کا راز صرف میرے دادا کے پاس ہے_" حارث بھوکلاتے ہوئے بولا_ بچوں کی اس پر ہنسنے کی وجہ سے وہ شرمندہ ہوا_

"اچھا اگر چڑیل قید ہے تو ہمارے بلانے پر کیوں نہیں آ رہی_" اس بار حرا بولی_

"جھوٹا جھوٹا جھوٹا___!!"سب بچے چیلانے لگے_

"چپ ہو جاؤ سب جب وہ کہہ رہا ہے چڑیل قید ہے تو وہ ایسے کیسے ہمارے بھلانے پر باہر آسکتی ہے_مجھے لگتا ہے ہمیں حارث کو اک موقع دینا چاہیئے کہ وہ دادا جی سے وہ راز پوچھ سکے جو اس چڑیل کی آزادی کی چابی ہے_"فریال اپنے بھائی حارث کی سائیڈ لیتے بولی_سب بچوں نے اسکی بات پر اتفاق کیا اور حارث کو اپنی بات سچ ثابت کرنے کا موقع دیا_

"ٹھیک ہے کل تک تمہارے پاس ٹائم ہے اپنی بات کو سچ ثابت کرنے کے لیے_" ذوالقرنین نے اسے ٹائم دیتے بولا_حارث نے بھی ڈہن کر دیا_

سب بچے حارث کے دادا کے پاس بیٹھے کہانیاں سن رہے تھے_وہ اکتوبر کی ٹھنڈی

راتیں تھیں_حارث کے دادا جان بخش بہت بزرگ تھے_کل وہ اپنے بیٹے کے ساتھ کسی ضروری کام سے ملتان جارہے تھے_آخری لمحات وہ بچوں کے ساتھ اسے کہانیاں سنا کر گزار رہے تھے_

"دادا جان ہمیں آج کوئی سچی کہانی سنائیں نہ وہ بھی کسی بھوت کی_"ان کے بغل میں بیٹھا حارث بولا_

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"ہاں دادا جی حارث بتا رہا تھا گاؤں کے جنگل میں اک چڑیل قید ہے ہمیں اس کے بارے میں بتائیں نہ کون ہے وہ چڑیل_"حارث کے ساتھ بیٹھی حرا بولی_

"وہ چڑیل نہیں اک خوفناک ڈاہن ہے_"جان بخش نے بتایا شروع کیا_سب بچوں کے منہ حیرت سے کھلے_

"ڈائن__________؟یہ ڈائن کون ہوتی ہے دادا جان_"ذوالقرنین نے پوچھا_

"ڈائن بہت طاقتور ہوتی ہے سو چڑیلوں کے مقابل اک ڈائن ہوتی ہے وہ سید ھا دل پر وار کرتی ہے لوگوں کے دل نکال کر انھیں کچا کھا جاتی ہے مگر یہ ڈائن تھوڑا مختلف تھی" جان بخش کے بتانے پر سب بچے خوفزدہ ہوئے مگر انکی دلچسپی بڑھ رہی تھی_

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"دادا جان ہمارے گاؤں میں جو ڈائن قید ہے وہ بھی دل کھاتی ہے_"حرا نے اس بار پوچھا_جان بخش نے گہرا لمبا سانس بھرا اور انھیں اس ڈائن کی مزید حقیقت بتانے لگے_

"نہیں بچوں ہمارے گاؤں میں جو ڈائن قید ہے وہ پہلے چڑیل ہوا کرتی تھی آج سے کہیں سال پہلے جب میں بھی تم سب کی طرح بچہ ہوا کرتا تھا تب ان چڑیل نے

ہمارے گاؤں کا رخ کیا تھا وہ بچے کھانے والی اک خوفناک چڑیل تھی وہ ہر اماوس کی راتوں کو جب چاند اپنی چودھویں کے بعد رات کو دیر تک چھپا رہتا ہے تب جنگل سے باہر آ کر بچوں کو اپنے ساتھ لے جاتی تھی اور اماوس کی آخری رات کو سب بچوں کی قربانی دے کر بہت طاقتور ڈائن بن جاتی تھی_

اک دن ہم سب بچے کھیتوں میں کھیل رہے تھے جب اک الٹے پاؤں والی عورت کی ہمیں آواز سنائی دی_

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"چوزے لے لو بچے دے دو______" وہ بار بار یہی الفاظ دہرا رہی تھی_چوزوں کا نام سن کر ہم سب بچے خوش ہو گئے ہم سب بھاگتے ہوئے اس کے پاس جا پہنچے_ سامنے کھڑی اس خوفناک چڑیل کو دیکھ کر ہم سب کی آنکھیں خوف سے پھٹی کی پھٹی رہ گئیں_

"وہ اک کالے سیاہ رنگ کی چڑیل تھی اس کے الٹے لمبے پاؤں تھے، بال اس کے اس

سے بھی زیادہ لمبے تھے، ڈانٹ اس کے ہتھوڑی تک لمبے اور نوک دار تھے____ہاتھ میں اس نے اک ٹھوکری اٹھا رکھی تھی جس میں رنگ برنگی چوزے تھے_ہاتھوں کے ناخن بھی لمبے اور سیاہ تھے_ہم بچوں کو دیکھ کر وہ ہنسی اور ہاتھ میں اٹھائی ٹوکری زمین پر پھنکی اور میرے بھائی کو اٹھا کر اپنے ساتھ لے گئی_اس دن کے بعد وہ ہر رات آتی اور ایسے ہی وہ ہر بچہ اٹھا کر لے جاتی_پہلی اماوس کی رات تین بچوں کی قربانی دے کر وہ آدھی ڈائن بن گئی مگر دوسری اماوس کی رات مولوی صاحب اور گاؤں والوں نے اسکی چال اسی پر الٹی کر دی_اک دن آخر کار ہمارے گاؤں کے مولوی صاحب نے اسے اسی کے درخت میں قید کر دیا اور وہاں سفید پاک کپڑا باندھ دیا اور تین بار کہا

"چوزے لے لو بچے دے دو"_وہ قید ہو گئی مگر اس کی طاقت وار ڈائن بننے کی تمنا ادھوری رہ گئی_

مولوی صاحب جب اسے قید کر رہے تھے وہ چیخ چیلا کر بول رہی تھی_

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"تو مجھے قید تو کر سکتا ہے مولوی مگر میرا خاتمہ نہیں کر سکتا_ میں اک دن طاقتور ڈاہن بن کر رہوں گی میں لوٹ کر آؤں گی مولوی میں لوٹ کر آؤں گی اور بربادی کا آغاز تیرے ہی گھر سے ہو گا_" وہ اپنا آخری پیغام دے اس درخت میں قید ہو گئی_ اس وقت پورا گاؤں وہی جمع ہوئے اس چڑیل کا خاتمہ دیکھ رہا تھا میں بھی وہی کھڑا اس درخت کو دیکھ رہا تھا_ مولوی صاحب اسے قید کیے سب گاؤں والوں سے اونچی آواز میں مخاطب ہوئے_

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"سنو گاؤں والوں_____ تم سب اب اس آدھی ڈاہن کے شحر سے آزار ہو_" مولوی صاحب کی ادھوری بات سن کر سب گاؤں والے خوشی سے اوچھلنے لگے_

"خاموش ہو جاؤ سب میری بات کو پہلے مکمل غور سے سنو پھر خوشی کا جشن منانا_" مولوی صاحب کے کہنے پر سب خاموش ہوئے اور غور سے انھیں سننے لگے_

"اس آدھی ڈائن کی شحر سے تب تک آزار ہو جب تک یہ سفید کپڑا اس درخت کے ساتھ بندھا ہے اور کوئی بھول کر بھی اس جملے کو اس درخت کے پاس نہ کہے"_

"چوزے لے لو بچے دے دو_ اگر یہ جملہ کسی نے تین بار دہرایا تو یہ آدھی ڈائن اس درخت سے آزار ہو جائے گی پھر ایسی تباہی مچائے گی جسے میں چاہ کر بھی نہیں روک سکوں گا_ "مولوی صاحب نے سختی سے سب گاؤں والوں کو تاکید کی کہ کوئی بھی اس جنگل میں نہ آئے اور اگر غلطی سے آ بھی جائے تو اس درخت کو چھڑنے کی غلطی نہ کرے_ مولوی صاحب کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے جنگل کے اس راستہ کو بند کر دیا گیا_ مگر ڈائن کا خوف کبھی نہ گیا اس جنگل میں لوگ جانے سے اکترا تے ہیں وہ ڈائن آج بھی وہی قید ہے"_

جان بخش کی کہانی سن کر سب بچے ڈر گے_

"دادا جان اگر اس آدھی ڈائن کو کسی نے آزار کر دیا تو کیا وہ ہم سب بچوں کو کھا جائے گی_ "فریال چہرے پر ڈر سجائے بولی_

"ہاں وہ تم سب بچوں کو اک اک کر کے اپنے ساتھ لے جائے گی کیونکہ وہ مکمل ڈائن بننے کے لیے کچھ بھی کر سکتی ہے_" جان بخش نے بتایا_

"اسے کیسے ختم کر سکتے ہیں دادا جی ڈائن کی جان کس میں قید ہوتی ہے_" ذوالقرنین نے پوچھا_

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"ڈائن کی ساری طاقت اسکے بالوں میں ہوتی ہے جو ہر وقت ہوا میں لہراتی رہتی ہے تاکہ کوئی اسے پکڑ نہ سکے وہ سرسوں کے بیج سے بہت ڈرتی ہے_ اگر انھیں اس کے سامنے رکھ دیا جائے تو اسکی روشنی سے اسکی جلد جلنے لگتی ہے_" جان بخش بچوں کو ڈائن کی حقیقت سے آگاہ کر رہے تھے دور کھڑی کنزہ بھی خان بخش کو سن رہی تھی اس کے ذہن میں اپنے ساتھ ہوا وہ حادثہ تازہ ہوا_

بچے جو ڈاہن کی قید کا راز جان چکے تھے اب اسے آزار کروانے جنگل کی طرف جا رہے تھے_

وہ دن کے بارہ بجے اس پیپل کے درخت کے پاس کھڑے تھے_
ذوالقرنین نے آگے بڑھ کر اس درخت پر بندھا سفید کپڑا اتارنے لگا___ دھیرے دھیرے اس نے وہ کپڑا اتار کر دور پھینکا_

باقی بچے ذوالقرنین سے کچھ فاصلے پر اک لاہن بنائے کھڑے تھے سب نے اک دوسرے کا ہاتھ مضبوطی سے تھام رکھا تھا_

"چوزے لے لو بچے دے دو"_
ذوالقرنین درخت کی جانب دیکھتے بولا_سب بچوں کے دل کی ڈھرکیں تیز ہوئیں
_

"چوزے لے لو بچے دے دو_" ذوالقرنین نے دوبارہ یہ الفاظ دہرائے_

دو بار الفاظ دہراتے ہی درخت سے ہوا خود بخود چلنے لگی_ ہوا چلنے کی آہٹ سے بچے گھبرائے_

"چوزے لے لو بچے دے دو_" ذوالقرنین نے آخری بار دہرایا، درخت سے ہوا کا اک تیز جھونکا آیا وہ سب بچوں کو اٹھا کر دور پھنکا سوائے ذوالقرنین کے، اس کے پاؤں وہی زمین بوس ہونے لگے، درخت کی جڑیں دیکھتے ہی دیکھتے ذوالقرنین کے پاؤں میں چمٹنے لگی، ذوالقرنین خوف سے وہی بہوش ہو گیا_

"ہاہاہاہاہاہاہامیں لوٹ آئی ہوں اپنی ادھوری خواہش کو مکمل کرنے کے لیے_" درخت سے اک خوفناک آوازانھیں سنائی دی_

"بچاؤ بچاؤ_" بچے ذوالقرنین کو وہی چھوڑ کر چھنختے ہوئے گاؤں کی طرف بھاگے_

سب روتے ہوئے حارث کے گھر پہنچے_بچوں کو اتنی بری طرح روتا دیکھ کر وہ تینوں ماہیں گھبرائیں خاص کر کنزہ کیونکہ اسے اپنا بیٹا کہیں دیکھائی نہیں دیا_

"کیا ہوا ہے حارث تم سب رو کیوں رہے ہو اور میرا ذوالقرنین کدھر ہے_" کنزہ گھٹنوں کے بل زمین پر بیٹھے روتے ہوئے حارث کو چپ کرواتے بولی_

"ہوا کیا ہے تم سب کیوں اتنا ڈرے ہو___؟ انکی خاموشی سے پریشان ہوئی ہانیہ بولی

_

"وہ____وہ___ذوالقرنین بھائی کو آدھی ڈاہن اپنے ساتھ لے گئی ہے_" فریال نے روتے ہوئے ماں کو بتایا_کنزہ وہی زمین پر گری اسکی آنکھوں کے سامنے اک پل کے لیے اندھیرا چھایا_

"یہ تم کیا کہہ رہی ہو فریال___؟ وہ آدھی ڈاہن درخت میں قید ہے کیسے آزاد ہو سکتی

ہے___؟"ہانیہ نے پوچھا_

"میں سچ کہہ رہی ہوں ماما آپ حرا اور حارث سے پوچھ لیں_"فریال نے روتے ہوئے جواب دیا_حرا جو ماں کے ساتھ ڈر کے مارے چپٹی ہوئی تھی بولی_
"جی خالہ فریال سچ کہہ رہی ہے_ہم حارث کے کہنے پر اس ڈاہن کے درخت کے پاس گے تھے اور ذوالقرنین نے وہ منتر پڑھ کر اس ڈاہن کو درخت سے آزار کروا دیا ہے_"

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"یہ کیا کر دیا تم بچوں نے اب وہ کسی بچے کو نہیں چھوڑے گی_"ہانیہ پریشان لہجے میں بولی_

"ایسا کچھ نہیں ہے باجی یہ سب تو بچے ہیں تایا جان کی کہانی سن کر اسے سچ مان بیٹھے ہیں آپ تو سمجھدار ہیں ان باتوں پر کیسے یقین کر سکتی ہیں ہمیں جنگل جا کر ذوالقرنین کو ڈھونڈنا چاہیے نہ کہ ڈاہن کے خوف سے گھر بیٹھ جانا چاہیے_"نائمہ جو ان سب باتوں پر ذرا یقین نہیں کرتی تھی ان سب باتوں کو صرف وہم سمجھتی تھی وہ ہانیہ اور کنزہ کو

سمجھاتے بولی، کنزہ سکتے کے عالم میں وہی زمین پر بیٹھی تھی، نائمہ نے اسے کندھے سے جھنجھوڑ کر ہوش میں لایا_

"کیا کر رہی ہو کنزہ تم یہ___؟ ہمیں ذوالقرنین کو ڈھونڈنا چاہیئے اٹھو اور چلو ہمارے ساتھ ذوالقرنین کو ڈھونڈنے"_

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ سب جنگل میں ذوالقرنین کو تلاش کر رہے تھے،

ذوالقرنین____؟

ذوالقرنین____؟

ذوالقرنین____؟

سب اونچا اونچا اسکا نام پکار رہے تھے، جنگل کے ہر کونے میں ذوالقرنین کا نام گونج رہا تھا_ وہ سب ذوالقرنین کی تلاش میں اسی پیپیل کے درخت کے پاس پہنچے، یہاں انھیں صرف ذوالقرنین نے جوتے ملے_

"میرا بچہ_" کنزہ نے روتے ہوئے اپنے بیٹے کے جوتوں کو اپنے سینے کے ساتھ لگایا_

وہ درخت پہلے سے زیادہ خوفناک اور عجیب شکل میں دیکھائی دے رہا تھا_ پورے جنگل میں سناٹا تھا ہوا کا دور دور تک کسی کا کوئی نام و نشان نہیں تھا جہاں تک پرندے جانور بھی غائب تھے_ مگر اس پیپیل کے درخت پر ایسی تیز ہوائیں چل رہی تھیں جیسے پورے جنگل کی ہوا کو اس آدھی ڈاہن نے کسی جادو نے اپنی طرف کھینچ لیا ہو_

"آدھی ڈاہن کدھر ہے تو باہر نکل واپس کر میرا بچہ_" کنزہ ذوالقرنین کے جوتوں کو اپنے سینے کے ساتھ لگائے درخت کے اوپر دیکھے چیلا کر بولی_ اس کی آواز سن کر ہانیہ اور نائمہ بھاگتی ہوئی اس کے پاس آئیں_ درخت سے آنے والی تیز ہوائیں ان کے قدموں کو لڑ کھڑانے پر مجبور کر رہی تھیں_ سامنے کا منظر دیکھ کر دونوں کا چہرہ خوف

سے زرد ہوا البتہ کنزہ بہادر ماں کی طرح اس درخت کے سامنے ڈٹ کر کھڑی تھی_

"چلو جہاں سے کنزہ یہ جگہ محفوظ نہیں ہے اگر ہم مزید یہاں روکیں تو ہمارے ساتھ بھی کچھ برا ہو سکتا ہے_"ہانیہ کنزہ کا بازو اپنی طرف کھینچے بولی_ہوا اب اپنے اندر مٹی سمائے انکی طرف مزید تیزی سے بڑھنے لگی_ مٹی آنکھوں میں چبھنے کی وجہ سے انھوں نے اپنی آنکھیں بند کی اور زبردستی کنزہ کو وہاں سے لے گے انکے جاتے ہی ہوائیں اور مٹی کا طوفان تھم گیا_

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پورے گاؤں کے لوگوں پر اک عجیب سا خوف طاری تھا_مائیں اپنے بچوں کو اپنے آنچلوں میں اس طرح چپائے بیٹھی تھیں جیسے مرغیاں اپنے ننھے ننھے چوزوں کو چھیل کے ڈر سے اپنی آغوش میں چپائے ہوتی ہیں_آدھی ڈاہن کسی بھی وقت گاؤں کا روفک کر سکتی تھی_سورج ڈھلتے ہی سب نے اپنے اپنے گھروں میں خود کو قید کر لیا دروازے مضبوطی سے بند کر لیے کمروں کی لائیٹیں بجھادی گئیں، مگر ہانیہ کے گھر کی لاہٹیں ابھی بھی آن تھیں، ذوالقرنین کی یاد میں کنزہ رو رو کر دیوانی ہوئی تھی_

"ہانیہ کیا سچ میں آدھی ڈائن بچوں کو کھا جاتی ہے_؟" نائمہ نے خوفزدہ ہوئے پوچھا

_

"ہاں سنا تو میں نے بھی کچھ ایسا ہی تھا مگر آج جو اس جنگل میں ہوا اس کے بعد مجھے پختہ یقین ہو گیا ہے کہ حقیقت میں آدھی ڈائن کا وجود ہے_" ہانیہ نے سرگوشی میں جواب دیا_ وہ تینوں اک ساتھ بیٹھی تھیں البتہ بچے آخری کونے کے کمرے میں تھے_ ہانیہ نے انھیں وہاں چھپا دیا تھا وہ مزید خطرہ نہیں مول لے سکتی تھی_

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جیسے جیسے رات کی تاریکی بڑھتی گئی گاؤں میں مزید سناٹا اور خوف چھاتا گیا_ وقت گزرتا گیا مائیں بچوں کی حفاظت کی خاطر جاگ رہی تھیں آدھی ڈائن سے انکی حفاظت کے لیے ہاتھوں میں مختلف ہتھیار اٹھائے تھیں_ آہستہ آہستہ اکثر عورتوں کی آنکھیں نیند سے بند ہو رہی تھیں بچے سوئے ہوئے تھے_

رات کے بارہ بجے وہ وقت آ ہی گیا جس کا سب کو شدت سے انتظار تھا___ گاؤں کے سب گھروں میں چھپے لوگوں کے کانوں میں اک لڑکی کی سوریلی آواز گونجنے لگی___

"لالالالالالالالالالالا_____لالالالالالالا"

"ہوں ہوں ہوں ہوں ہوں ہوں ہوں ہوں ہوں"_____

اک لمبے قد والی لڑکی ناف کے اوپر تک تنگ سرخ بلوز پہنے نیچھے پنڈلیوں تک سرخ لینگا پہننے، لمبے سیاہ گھنے بال جو دور زمین تک پھیلے ہوئے زمین پر جاڑو دینے کا کام کر رہے تھے_الٹے لمبے ناخنوں والے پاؤں جب وہ آگے کی طرف پاؤں بڑھاتی تو ایسا لگتا وہ پیچھے کی طرف قدم بڑھا رہی ہے، لال سرخ چھوٹی چھوٹی آنکھیں، ڈانٹ ہا تھی کے ڈانتوں سے بھی لمبے اور نوک دار_

ہاتھوں میں اک ٹھوکری اٹھائے جس میں چھوٹے رنگ بھرنگی ننھے ننھے چوزے تھے، اور لبوں پر اک ہی سوریلی آواز میں جان نکال دینے والے الفاظ تھے_

"چوزے لے لو بچے دے دو"_

"چوزے لے لو بچے دے دو"_

"چوزے لے لو بچے دے دو"_

سب کے دلوں کی دھڑکنیں رو کی، ماہیں افرا تفری میں اپنے بچوں کو یہاں وہاں چھپانے لگی، کرن نے اپنی 8 سالہ بیٹی کو اک بڑی سی ٹوکری میں چھپادیا جو کھڑکی کے پاس موجود تھی_ ڈاہن بچوں کی خوشبو دور سے ہی سونگ لیتی ہے چھپے ہوئے بچوں کو ڈھونڈ نکالنا اس کے لیے کوئی مشکل کام نہیں تھا_

آدھی ڈاہن سب گھروں کو سنان پا کر وہی رو کی اور اپنے ارد گرد گھروں کا جائزہ لینے لگی_اس کا روفک اب کرن کے گھر کی طرف تھا_اپنی آنکھیں موندیں اس نے اک گہرا لمبا سانس لیا اپنی سانسوں میں اسے بچے کی خوشبو محسوس ہوئی_

" ہمممممممممممم آہooooo______بچہ_"وہ بچے کی خوشبو سے لطف اندوز ہوئے بولی_ وہ

اپنا مکمل رو فک کرن کے گھر موڑا اب وہ اس کے گھر کے دروازے کے باہر کھڑی تھی_

"ہوں ہوں ہوں ہوں ___"آدھی ڈاہن کی خونخوار آوازیں کرن کے کانوں میں پڑھ رہی تھیں، جو اپنے ہونٹوں پر اپنے دونوں ہاتھ مضبوطی سے رکھے اپنی چینخیں ڈبانے کی کوشش کر رہی تھی_

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"ٹھاک ٹھاک_"آدھی ڈاہن نے آرام سے دروازہ کھٹکھٹایا_
کرن نے کوئی جواب نہ دیا، وہ ٹوکری کے پاس ہی ڈری سہمی بیٹھی تھی_

"ٹھاک ٹھاک_"اس بار آدھی ڈاہن نے دروازہ تھوڑا اونچا کھٹکھٹایا_کرن مزید سہمی_

"باجی دروازہ کھولو____چوزے لے لو بچے دے دو_"آدھی ڈاہن اپنی خوفناک

بھاری آواز کے ساتھ بولی_

"ن____نہیں ہیں بچے اس گھر میں ہمیں نہیں چاہیئے چوزے کسی اور گھر میں پتا کرو_"کرن نے اپنا ڈر قابو پاتے ہوئے اسے جواب دیا_

"جھوٹ مت بولو باچی مجھے بچے کی خوشبو اسی گھر سے آ رہی ہے میں بچہ اپنے ساتھ لے کر ہی جاؤں گی_ آدھی ڈاہن اپنے ہاتھ سے دروازہ توڑتے بولی اب وہ گھر کے اندر موجود تھی اسکی خوفناک شکل دیکھ کر کرن کو اپنا سانس اکھڑتا ہوا محسوس ہوا وہ اٹھ کر اس ٹوکری کے سامنے آ کھڑی ہوئی آدھی ڈاہن نے اسے کندھے سے ڈھکا دیا وہ دور جا گری ڈاہن نے ٹوکری سے سوئی ہوئی مریم کو نکالا اپنے کندھے پر ڈالا اور وہاں سے چلی گئی کرن اسے روکتی رہی مگر وہ نہ روکی کرن سبھی لوگوں کے گھروں کے دروازے کھٹکھٹاتی رہی مگر کسی نے اسکی فریاد نہ سنی_ آدھی ڈاہن کے جانے کے بعد سب لوگ اپنے اپنے گھروں سے نکلنا شروع ہوئے کرن اپنے گھر کی دہلیز پر بیٹھی اپنے

سر پر ہاتھ رکھے رو رہی تھی_ہانیہ اور نائمہ بھی انھی لوگوں میں شامل تھیں_

سب لوگ آپس میں اک دوسرے سے سرگوشی میں باتیں کرنے لگے،ہانیہ اور نائمہ کرن کے دائیں بائیں بیٹھے اسے تسلیاں دینے لگی_

"آپ سب کو شرم آنی چاہیے جب آدھی ڈائن بچی کو اٹھا کر لے کر جا رہی تھی تب آپ لوگوں نے انکی مدد کیوں نہیں کی اب آگے سب تماشا دیکھنے تماشائی بن کر_"لوگوں کی سرگوشیوں پر برہم ہوئی نائمہ چیلا کر بولی_شرمندہ ہونے کے بجائے گاؤں کے لوگوں نے ان کے ساتھ ہونے والے حادثات کا الزام ان پر لگا دیا_

"بس رہنے دو بی بی یہ سب کچھ تم تینوں بہنوں کے بچوں کی وجہ سے ہو رہا ہے نہ وہ آدھی ڈائن کو آزاد کرواتے نہ وہ ہمارے گاؤں کا رو فک کرتی_"گاؤں کا ایک آدمی بولا،اسکے بعد دوسرا پہلے کی حمایت میں بولا_

"ہاں ٹھیک کہہ رہا ہے یہ وہ ڈاہن اب ہمارے بچوں کا اس وقت تک پیچھا نہیں چھوڑے گی جب تک وہ اپنا مقصد حاصل نہیں کر لیتی_اماوس کی رات کچھ دن بعد ہے وہ اماوس کی رات تک ایسے ہی بچے اٹھاتی رہے گی اور اماوس کی رات سب بچوں کی قربانی دے کر پوری ڈاہن بن جائے گی_" دوسرا آدمی اپنی رائے کا اظہار کرتے بولا

_

اس واقعے کے بعد پورے گاؤں میں ہر طرف ہلچل مچی تھی خوف وہراس کی ایک ایسی لہر پھیل چکی تھی جس نے ہر چھوٹے بڑے کی رنگت اڑا کر رکھ دی تھی_ہر شخص کے چہرے پر ایک نادیدہ خوف چھایا ہوا تھا سب تین دن بعد آنے والی اماوس کی رات سے خوفزدہ تھے_آدھی ڈاہن کے نہ ختم ہونے والے دہشت ناک لمحے جاری ہو چکے تھے_

سب جان بخش کی واپسی کا انتظار کر رہے تھے گاؤں میں اک واحد وہی بزرگ تھے جو آدھی ڈاہن سے واقف تھے جو اسے قابو کرنے کا راز جانتے تھے اماوس کی رات ٹھیک تین دن بعد تھی اور وہ تین دن تک ایسے ہی بچے غائب کرتی رہے گی_

آدھی ڈاہن سوئی مریم کو اپنے کندھے پر رکھے درخت کے اندر داخل ہوئی جہاں اندھیرا ہی اندھیرا تھا اس نے مریم کو بہوش ذوالقرنین کے پاس لٹایا اور خود اک بڑے سے پیالہ میں نیلے رنگ کا شربت ڈال کر اسے پکانے لگی بنا آگ جلائے اس سے اٹھنے والا دھواں وہ اپنی سانسوں میں سما رہی تھی_

"بس صرف تین دن کی دوری ہے مجھے مکمل ڈاہن بننے سے کوئی نہیں روک سکتا اب تین دن بعد پانچ بچوں کی قربانی دے کر میں نہ صرف مکمل ڈاہن بن جاؤں گی بلکہ سب سے زیادہ طاقتور ڈاہن بھی کہلاؤں گی ہاہاہاہاہاہاہاہا" آدھی ڈاہن خود سے ہمکلامی کرتے اپنی جیت کی خوشی میں کھل کر مسکرائی_

کنزہ بیٹے کی جدائی میں تیز بخار میں ٹپ رہی تھی مگر پھر بھی وہ جنگل میں جانے کی ضد کر رہی تھی یہ جانتے ہوئے بھی وہاں جانا خطرے سے خالی نہیں_

حارث، فریال، حرا تینوں آخری کمرے میں ذوالقرنین کی یاد میں اداس بیٹھے تھے ہاتھ میں کھانے کی ٹھہرے اٹھائی ہانیہ ان کے پاس آ بیٹھی_

"کھانا کھالو بچوں تم تینوں نے کل رات سے کچھ نہیں کھایا ایسے ہی بھوک ہڑتال میں رہوں گے تو بیمار پڑھ جاؤ گے اور اگر بیمار پڑھ گے تو ڈائن کا مقابلہ کیسے کرو گے___؟"

ہانیہ انھیں بہلاتے ہوئے بولی مگر تینوں نے گردن ناں میں ہلا کر کھانے سے انکار کر دیا_

"یہ سب ہماری وجہ سے ہوا ہے ماما ہماری وجہ سے وہ آدھی ڈائن آزاد ہوئی ہے_"

حارث ننھی آنکھوں میں اداسی لیے بولا_

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"خالہ کیا ڈائن ذوالقرنین کو کھا گئی ہو گی___" حرا نے پوچھا ہانیہ نے فورا اسکے ہونٹوں پر اپنا ہاتھ رکھ کر اسے خاموش کروایا_

"ایسی باتیں نہیں کرتے فریال اچھا اچھا سوچتے ہیں آدھی ڈائن سب بچوں کی اماوس کی رات قربانی دے دی تب تک جان بخش بھی آجائیں گے انشاءاللہ آدھی ڈائن سے بچنے کا کوئی نہ کوئی راستہ مل جائے گا ہمیں ہم تم سب خاموشی کے ساتھ کھانا کھاؤ اور شام ہوتے ہی اسی کمرے میں واپس آجانا میں اور نائمہ مولوی صاحب کی طرف جا

رہے ہیں کنزہ خالہ کا بھی خیال رکھنا گھر کا دروازہ تب تک نہ کھولنا جب تک میری آواز نہ سن لو سمجھے_"ہانیہ نے انھیں سمجھاتے ہوئے کہا_

"مولوی صاحب کچھ تو حل ہوگا نہ آپ کے پاس آدھی ڈائن سے جان چھڑوانے کا_"نائمہ نے پوچھا مولوی صاحب سوچتے ہوئے بولے_

"دیکھو بیٹا وہ نہ تو مکمل چڑیل ہے اور نہ ہی مکمل ڈائن ہے چڑیل کو قابو کرنا آسان ہے ڈائن کے مقابلے میں مگر آدھی ڈائن کے بارے میں میں کچھ نہیں جانتا کیونکہ آدھی ڈائن اک زار کی طرح ہوتی ہے اگر ہمیں آدھی ڈائن کو ختم کرنا ہے تو پہلے آدھی ڈائن کو مارنے کا طریقہ جاننا ہوگا یہ جاننا ہوگا اسکی طاقت کس میں چھپی ہے اور اسکی کمزوری کیا ہے تبھی ہم اس پر وار کر کے اسکا خاتمہ کر سکتے ہیں اور یہ کام ہمیں اماوس کی رات سے پہلے ہی کرنا ہوگا تبھی ہم بچوں کو بچا سکتے ہیں_"مولوی صاحب نے اپنی رائے کا اظہار کیا_

"اسکا مطلب وقت کم ہے ہمارے پاس جو کرنا ہے انھی تین دونوں میں کرنا ہے_"

ہانیہ نے کہا_

"ہاں اگر بچوں کی جان بچانی ہے تو ہمیں جان بخش کی واپسی کا انتظار نہیں کرنا چاہیئے

خود ہی اس راز سے پردہ اٹھانا چاہیے_" نائمہ پر عزم لہجے میں بولی_

رات پھر آدھی ڈاہن کے خوف سے سب گاؤں والے اپنے اپنے گھروں میں چھپے

تھے_ جوں جوں رات کی تاریکی بڑھ رہی تھی ماحول کی پراسراریت میں اضافہ ہوتا جا

رہا تھا_ گاؤں میں اعصاب کو جھنجھوڑ دینے والا سکوت طاری تھا_ جب جب رات کے

گہرے سناٹے میں کتے کے بھونکنے کی آواز آتی یوں محسوس ہوتا جیسے آدھی

ڈاہن گاؤں کی گلیوں میں انسانی خون کی تلاش میں بھٹک رہی ہو_

چاند اپنی آخری تاریخوں پر ہونے کی وجہ سے زیادہ ڈراؤنہ دیکھائی دے رہا تھا بادلوں

نے چاند کو اپنی آغوش میں چھپا رکھا تھا_ آسمان گہرے سیاہ بادلوں سے گھرا ہوا تھا بجلی

بڑی گرج چمک کے ساتھ وقفے وقفے سے چمک رہی تھی اچانک بادل کان کے پردے

پھاڑ دینے کی دھماکے کی آواز کے ساتھ گرجا سب لوگوں کی روحیں کانپ اٹھی آدھی

ڈاہن کے خوف سے کانپتے لوگ بادلوں کی تیز دار آواز سے مزید ڈر رہے تھے سب کی آنکھوں میں خوف کی وجہ سے نیند کا نام ونشان نہیں تھا_ایک لمحے بادلوں نے دھماکے کی آواز اور چمک دار کرج بجلی سے گاؤں کا ماحول روشن کیا اور دوسرے لمحے ٹپ ٹپ کی آواز کے ساتھ ہلکی ہلکی بوندا باندی ہونے لگی_بارش میں بسی جھومتی لہراتی ہوائیں درختوں میں عجیب و غریب قسم کی آوازیں پیدا کر رہی تھیں_

بارہ بج کر تیس منٹ ہو چکے تھے مگر آدھی ڈاہن کا کچھ ہٹا پتا نہیں تھا دو بجے ڈیوال کا ٹاہم ختم ہونا تھا بارہ سے دو بجے تک وہ کسی بھی وقت گاؤں کا روفک کر سکتی تھی_

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"ماما مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے بادل اتنے خوفناک کیوں گرج رہے ہیں کیا یہ سب آدھی ڈاہن کر رہی ہے_"ماں کی گود میں سر رکھی حرا بولی_

"نہیں بیٹا یہ سب قدرتی آفات ہیں اللہ کی طرف سے نازل کردہ آفات ہیں اس میں آدھی ڈاہن کا کوئی ہاتھ نہیں وہ اتنی طاقتور نہیں ہے آپ ڈرو مت اور سو جاؤ میں آپکے پاس ہی ہوں_"نائمہ اسکا ڈر ختم کرتے بولی_

ایک بج کر پندرہ منٹ پر اک بلی کی وقفے وقفے سے خونخوار رونے کی آوازیں سنائی دینے لگی_سب لوگ آدھی ڈاہن پر دھیان لگائے بلی کی آواز کو نظر انداز کر رہے تھے وہ سب اس بات سے بے خبر تھے کہ ڈاہن کسی بھی روپ میں خود کو بدل سکتی ہے خاص کر جانور کے روپ میں خود کو ڈھلنا اس کے لیے کوئی انوکھا کام نہیں تھا_

"میاؤں میاؤں میاؤں______میاؤں میاؤں میاؤں"_ _ _ _ _

بارش میں بھیگی بلی سردی سے کانپ رہی تھی_خود کو مزید بارش سے بچانے کے لیے وہ ہانیہ کے دروازے کے شیڈ تلے آ بیٹھی_سبھی لوگوں کے گھروں کے دروازے بند تھے_آدھی ڈاہن کی اک خاصیت تھی اسے جس بچے کی خوشبو پسند آتی وہ اسی کو اپنا نشانہ بناتی آج شاید ہانیہ کے گھر کی دوبارہ بربادی کی بھاری تھی_

"میاؤں میاؤں میاؤں____"کالی بلی دوبارہ دھیمی سرد آواز نکالنے لگی_حرا جو ماں کی گود میں سوئی تھی بلی کی آواز سن کر آنکھیں مسلتی ہوئی اٹھی سامنے نائمہ دیوار کے ساتھ اپنا سر لگائے سوئی تھی_حرا چارپائی سے نیچے اتری بنا جوتے پہنے باہر دروازے

کی جانب بڑھی اور لکڑی کا دروازہ کھول کر اپنے ننھے قدم گھر کی دہلیز کے باہر رکھے اور سردی سے کانپتی بلی کی طرف دیکھا جو دیوار کے ساتھ چمٹی بیٹھی تھی_

"میاؤں" حرا کو دیکھتے ہی بولی_ حرا نے فوراً اسے اٹھا کر اپنے سینے کے ساتھ لگایا اور اندر کی جانب بڑھی کالی بلی مسکرائی دیکھتے ہی دیکھتے بلی کی ٹانگیں لمبی ہوتی گئیں نیند میں الجھی حرا اسکی ٹانگیں دیکھ ہی نہ پائی حرا اسے آخری کونے والے کمرے میں لے گئی جہاں فریال اور حارث کنزہ کے پاس سوئے تھے_ حرا نے دروازہ کھولا بلی کی ٹانگیں اچانک نارمل ہو گئیں فریال اور حارث بلی کی آواز سن کر فوراً اٹھ بیٹھے_

"یہ تمہیں کہاں سے ملی حرا_" حارث نے بلی پر اپنا ننھا ہاتھ پھیرتے دھیمی آواز میں پوچھا_

"بارش میں بھیگنے کی وجہ سے اسے ٹھنڈ رہی تھی میں اسے اندر لے آئی ہوں_" حرا نے سرگوشی میں جواب دیا_ فریال نے بیڈ پر پڑی چادر بلی پر اوڑھتے بولی_

"میں اس کے لیے کچن سے گرم دودھ لے کر آتی ہوں_" فریال بلی کے لیے دودھ لینے چلی گئی_ حارث کی گود میں موجود بلی کی ٹانگیں دھیرے دھیرے لمبی ہونے لگی_ حارث کی نظر پڑھنے کی دیر تھی اس نے چیختے ہوئے بلی کو اپنی گود سے اٹھا کر دور پھنکا حرا بھی خوف سے چینخی_ ان دونوں کے چیخنے کی آواز سن کر سوئی کنزہ فورا اٹھی اور جٹ کر ڈرے سہمے بچوں کو اپنے سینے کے ساتھ لگایا سامنے موجود بلی دیکھتے ہی دیکھتے آدھی ڈاہن اپنے اصلی روپ میں بدل چکی تھی_ وہی خوفناک چہرہ، وہی خوفناک آواز، وہی خوفناک لہراتے لمبے بال، وہی ہاتھ میں اٹھائے ننھے ننھے چوزوں کی ٹوکری، وہی الفاظ_ "چوزے لے لو بچے دے دو"_

"چوزے لے لو بچے دے دو"_

"چوزے لے لو بچے دے دو_" آدھی ڈاہن نے خوفناک آواز میں یہ الفاظ دہرائے_ وہ اپنی کالی لمبی زبان باہر کی طرف لہرانے لگی_

"خالہ___" حارث اور حرا نے خوف سے اپنی آنکھیں موندی اور کنزہ کو کس کر پکڑے بولے_

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"تو تو ہے وہ آدھی ڈاہن جس نے میرے ذوالقرنین کو قید کیا ہے_ بتا کہاں ہے میرا بیٹا ورنہ جان سے مار ڈالوں گی میں تجھے_" کنزہ غصے بھرے لہجے میں بولی_

"میں یہاں اس بچی کو لینے آئی ہوں باجی یہ بچی سیدھے طریقے سے میرے حوالے کر دو تم یہ چوزے لے لو اور مجھے بچے دے دو_" آدھی ڈاہن اپنے الٹے پاؤں اسکی طرف بڑھاتے بولی_ بچے ڈر کر مزید کانپنے لگے کنزہ اپنے ہاتھوں کی گرفت ان پر مزید سخت کرتے پیچھے کی جانب اپنے قدم لینے لگی_ ہانیہ اور نائمہ بھی چیخنے کی آوازیں سن کر بھاگتے ہوئے کمرے کے دروازے کے پاس آر وکی سامنے کا منظر دیکھ کر دونوں کی آنکھیں حیرت وخوف سے پھٹی کی پھٹی رہ گئیں_

آدھی ڈاہن نے ہاتھ میں اٹھائی ٹوکری زمین پر پھنکی ٹوکری سے ننھے ننھے چوزے نکل کر کمرے کے چاروں طرف پھیل گے ڈاہن نے اپنا ہاتھ بڑھا کر بے دردی سے کنزہ کی گرفت سے روتی ہوئی حرا کو اپنی طرف کھینچا_

"نہیں ________" نائمہ چیلا کر بولی_ حرا اب آدھی ڈاہن کے قبضے میں تھی_ وہ تینوں چاہ کر بھی اسکا مقابلہ نہیں کر سکتی تھیں مگر نائمہ اپنی آنکھوں کے سامنے اپنی بیٹی

کو موت کے حوالے نہیں کر سکتی تھی_

"میں تمہیں اپنی بیٹی کو نہیں لے جانے دوگی ڈاہن_" نائمہ آدھی ڈاہن کا راستہ روکے اسکے سامنے آ کھڑی ہوئی_ آدھی ڈاہن جوابا اسے ڈھکا مارتے ہوئے آگے بڑھی نائمہ دیوار کے ساتھ جا لگی کنزہ اور ہانیہ نے اسے سہارا دے کر اٹھایا اور اس کے پیچھے بھاگی ننھے ننھے چوزے کیڑے بن کر ان کے جسموں کے ساتھ چپٹنے لگے_

"آہ آہ آہ___" وہ تینوں اپنے جسم کے ساتھ چمتے کیڑوں کو اتارنے لگی مگر کیڑے تب تک اسکے ساتھ چمتے رہے جب تک آدھی ڈاہن نے گاؤں چھوڑ نہ دیا ہو_

قہر پر قہر برساتی آدھی ڈاہن اپنے مقصد کے بہت قریب تھی_ اسے پکڑنا بہت مشکل ہو رہا تھا وہ ہر زور اپنا روپ بدل کر گاؤں والوں کو چکمہ دے کر بچے اٹھا رہی تھی_

"بس بہت ہو گیا اب ہم مزید جان بخش کی واپسی کا انتظار نہیں کر سکتے اگر اب بھی ہم خاموش رہے تو دو دن بعد وہ مکمل ڈاہن بن کر مزید طاقتور بن جائے گی پھر وہ ہم

سب کو کچا کھا جائے گی_"کرن کا شوہر گاؤں کی پنچائیت میں بول رہا تھا اس مسئلے کا حل نکالنے کے لیے پورا گاؤں اکٹھا ہوا سوچ مچار کر رہا تھا_

"ہاں ٹھیک کہہ رہے ہیں بھائی صاحب آپ ہمیں آج ہی آدھی ڈاہن پر حملہ کر کے اسے ختم کر دینا چاہیے ہم انسان اس سے زیادہ طاقتور ہیں_"اس بار کنزہ نے اپنی رائے کا اظہار کیا_پنچائیت کے سر براہ جان بخش تھے ان کی غیر موجودگی میں ان کی گدی پر حق ان کے دوست کرم خان کا تھا وہ جو فیصلہ لیتے گاؤں والے اسی پر سر جھکا کر اسے تسلیم کرتے_

"بیٹا ہانیہ جان بخش اور تمہارا شوہر کاشف کب تک واپس آہیں گے کچھ معلوم ہے تمہیں___؟"کرم خان نے ہانیہ سے پوچھا_

"میں نے اسی دن پیغام پہنچا دیا تھا ان تک وہ آج شام تک گاؤں پہنچ جائیں گے_"ہانیہ نے کرم خان کے پوچھنے پر بتایا_کرم خان خاموش ہوئے سب انکے فیصلہ سننے کا انتظار کرنے لگے_

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ابھی دن کے بارہ بجے ہیں ہانیہ کے مطابق جان بخش شام کے کسی بھی وقت واپس آ سکتے ہیں میری سوچ کے مطابق ہمیں شام تک کا انتظار نہیں کرنا چاہیے کیونکہ دن کے وقت ڈائن کی طاقت بہت کم ہوتی ہے سورج کی روشنی سے اسکی جلد جلنے لگتی ہے اور وہ کمزور پڑ جاتی ہے اور سورج ڈھلتے ہی ڈائن کی طاقت بحال ہو جاتی ہے اس لیے اگر ہمیں اسے قابو کرنا ہے تو دن کے آجائے میں اس پر وار کرنا چاہیے آپ سب کی کیا رائے ہے"_

کرم خان کی بات پر سب لوگ اک دوسرے سے سرگوشی میں مشورہ کرنے لگے آخر کار سب نے فیصلہ کرم خان کے حق میں دیا سوائے نائمہ کے_

"اگر ہم آدھی ڈائن پر وار کریں گے تو کیا وہ ہمارے بچوں کو نقصان نہیں پہنچائے گی _مجھے بہت فکر ہو رہی ہے بچوں کی ہم کوئی اور راستہ بھی تو اختیار کر سکتے ہیں نہ_"

بچوں کو لیے فکر مند نائمہ بولی اس کے پیچھے کرن بھی اپنی رائے کا اظہار کرتے گفتگو گو ہوئی_

"میں نائمہ باجی کی بات سے اتفاق کرتی ہوں اور ابھی آسمان پر بادلوں کے ڈھیرے منڈرانے لگے اگر ہم ہار گئے اسکے سامنے تو ہمارے بچوں کی جان مشکل میں پڑھ سکتی ہے_" کرن کے دل بھی اپنی بچی کو کھودینے کا ڈر تھا ان دونوں کی بات سن کر سب گاؤں والے دوبارہ سر گوشیاں کرنے لگے_

"ہو بی بی تو کیا ہم یوں ہی ہاتھ پر ہاتھ رکھے باتیں رہیں ہم خالی ہاتھ نہیں جارہے پوری تیاری کے ساتھ جارئے ہیں اور اگر آدھی ڈاہن کو تم دونوں کے بچے پہلے ہی مارنے ہوتے تو وہ اماوس کی رات کا انتظار نہ کررہی ہوتی اماوس کی رات سے پہلے وہ کسی بچے کو نقصان نہیں پہنچائے گی اس بات سے بے فکر رہیں آپ سب_" کرم خان بولا سب نے اسکی بات سے اتفاق کیا کنزہ سمیت_

"ٹھیک کہہ رہے ہیں کرم خان اب مزید اسے تباہی مچانے نہیں دے سکتے ہماری خاموشی اسکی ہمت بڑھا رہی ہے آج کے دن یا وہ فنا ہو گی یا ہم___" کنزہ پر عزم لہجے میں بولی اس نے تھان لی تھی یا وہ اپنا ذوالقرنین واپس آئے گی یا خود آدھی ڈاہن کے ہاتھوں ماری جائے گی_

ٹھیک دن کے دو بجے گاؤں کے مرد اور عورتیں ہاتھوں میں ہتھیار اٹھائے پر عزم ہوئے جنگل کی طرف بڑھ رہے تھے سب سے آگے کرم خان اور مولوی صاحب اور انکا بیٹا تھا_ گاؤں کے سب بچے مولوی صاحب کے گھر اسکی زوجہ محترمہ اور والدہ محترمہ کی زیر حفاظت میں تھے_ مولوی صاحب کی بیوی آصمہ کے ہاں دو ماہ پہلے بیٹے کی ولادت ہوئی تھی_ البتہ انکا اٹھارہ سالہ بیٹا اپنی بے حد ضد کے بعد اپنے باپ کے نشانہ بشانہ کھڑا تھا_

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پیپل کے درخت کے پاس کھڑے وہ سب اسکا جائزہ لے رہے تھے_ آسمان پر بادل چھانے لگے_ سورج بادلوں کی آغوش میں چپ رہا تھا_

کرم خان کے حکم پر گاؤں کے تین جوان لڑکے کلہاڑی کے ساتھ درخت کو کاٹنے لگے_ درخت کے تنوں کو وہ کاٹ ہی رہے اچانک تنوں سے اک عجیب سا گرین

جوس خون کی مانند نکلنے لگا اسے دیکھ کر تینوں لڑکوں ہر گھبراہٹ طاری ہوئی وہ فورا پیچھے ہٹے مزید درخت کاٹنے سے انھوں نے انکار کر دیا_ مولوی صاحب کا بیٹا آفاق ہمت جتائے آگے بڑھا لڑکے کے ہاتھ سے کلہاڑی لی اور درخت کی تنوں پر زور زور سے وار کرنے لگا دو جوان لڑکے مزید آگے بڑھے آفاق کی مدد کی عرض سے اب وہ ایک سے تین ہوئے اس درخت کو کاٹ رہے تھے درخت سے مسلسل سبز جوس نکل رہا تھا_ وہاں اک عجیب سا سناٹا ڈھنگ مار رہا تھا_

"کہتے ہیں ہر خاموشی کے پیچھے اک طوفان چھپا ہوتا ہے مجھے یہ خاموشی کسی بہت بڑے طوفان کی علامت لگ رہی ہے_" نائمہ کے پاس کھڑی کنزہ درخت کو ٹکتے بولی نائمہ خوف سے اس کا چہرہ دینے لگی_

جنگل کے جانور بھی خاموش تھے ورنہ اس گہرے جنگل میں ہر وقت شیروں، جنگلی جانوروں کے ڈھارے مارنے کی آوازیں سنائی دیتی تھیں_

آفاق اب درخت کی جڑیں کاٹ رہا تھا جب اسے اپنے سر پر کچھ گرتے ہوئے محسوس ہوا_ اس نے جب گردن اٹھا کر اوپر کی طرف دیکھا درخت کے اوپر سے لہولہان مرا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہواالواس کے چہرے پر گرا دوسرے ہی لمحے آدھی ڈاہن نے آفاق کے بدن کو ہوا میں اچھال کر دوددرخت کے پاس پھنکا_

"آفاق_____"مولوی صاحب اپنے بیٹے کی طرف بھاگے_

آفاق کے جسم کا خون شدت خوف سے خشک ہو گیا اسے اپنی موت واضح دیکھائی دے رہی تھی_اک چھوڑے سے حادثے سے گاؤں کے آدھے لوگ پیچھے ہٹ گے_ مولوی صاحب نے اور کرن کے شوہر آصف نے آفاق کو سہارا دے کر اٹھانا چاہا مگر آفاق کو اپنی کانپتی ٹانگیں بے ساخت محسوس ہوئی اس نے ہمت کیے اٹھنا چاہا مگر اب وہ حرکت کرنے کے قابل نہ رہا_ پیپل کے درخت کی مضبوط شاخیں زمین سے اکھڑ کر آفاق کی جانب بڑھنے لگی دیکھتے ہی دیکھتے ان شاخوں نے آفاق کی ٹانگوں کو اپنی گرفت میں لے کر اپنی طرف کھینچا پل بھر میں آفاق زمین پر گھسیٹاں کھاتے ہوئے پیپیل کے درخت میں بوس ہو گیا مولوی صاحب اور آصف کے ہاتھوں سے نکل کر وہ آدھی ڈاہن کے قبضے میں چلا گیا مولوی صاحب لڑکھڑاتے ہوئے زمین پر بیٹھے_

"ہائے میرا بچہ___"مولوی صاحب نے روتے ہوئے درد بھری آواز میں اپنے بیٹے

کو پکارا_

"بس بہت ہو گیا آدھی ڈاہن اب تیرا کھیل ختم_" پاس کھڑا آصف جوشیلے لہجے میں بولا باقی لڑکوں کو ہاتھ سے اشارہ کر کے اپنی طرف بھلایا_ ہاتھ میں پیٹرول کی بوتلیں اٹھائے لڑکے آگے آئے اور آصف کے اشارہ کرنے پر درخت پر پیٹرول شرکنے لگے_

کنزہ، نائمہ، کرن آنکھوں میں ڈر خوف لیے درخت کے سامنے آ کھڑی ہوئیں_

"یہ کیا کر رہے ہو تم لوگ اس درخت کے اندر ہمارے بچے بھی ہیں اگر آدھی ڈاہن کو جلایا گیا تو اس کے ساتھ ہمارے بچوں کو بھی نقصان پہنچے گا_" کنزہ اپنے بازوں پھیلائے بولی_

"ہو بی بی تو کیا ہم ایسے ہی آدھی ڈاہن کو جانے دیں دیکھا نہیں کیسے وہ پل بھر میں آفاق کو زمین بوس کر گئی کیا چاہتی ہو تم باقی کے لوگ بھی ایسے ہی آدھی ڈاہن کے

ہاتھوں مارے جائیں_"آصف تیزی میں بولا_

"لیکن وہ ہمارے بچے ہیں ہم کیسے انھیں اپنی آنکھوں کے سامنے مرتا ہوا چھوڑ سکتے ہیں ہم اسکا کوئی اور حل بھی تو نکال سکتے ہیں نہ_"نائمہ نے آہستگی سے کہا_

"اسکا کوئی اور حل نہیں ہے بی بی ہمیں ہمارا کام کرنے دیں_"آصف جو درخت جلانے کا پختہ ارادہ کیے تھا آگے بڑھ کر درخت پر پیٹرول چھڑکتے بولا_کرم خان کے حکم پر ان تینوں کو زبردستی درخت کے سامنے سے ہٹایا گیا گاؤں کی عورتیں انھیں پکڑ کر آگے جانے سے روک رہی تھیں_

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پیٹرول چھڑکنے کے بعد ماچس کی تیلی سے آگ لگا کر درخت کے اوپر پھینکتے ہی آگ بھڑک اٹھی_آگ بھڑکنے کی دیر تھی آسمان پر اچانک سیاہ گھنے خوفناک شکل کے بادلوں نے پورے جنگل کو اپنی لپیٹ میں لے لیا اور بارش کی موٹی موٹی بوندیں تیز ہواؤں کے ساتھ درخت پر گرنے لگی_

"یہ اچانک سے بارش کہاں سے برسنے لگی ہے_" کرم خان آسمان کی طرف دیکھ کر حیرانی سے بولے_

"یہ سب اس آدھی ڈاہن کی کارستانی ہے وہی جادوئی بارش برسا کر خود کو محفوظ کر رہی ہے_ میرے بچے کو بھی کھا گئی آدھی ڈاہن_" بیٹے کی موت کی غم سے نڈھال مولوی صاحب اپنے سر کو پیٹتے ہوئے بولے_

سب گاؤں والے خوفزدہ حالت میں آسمان کی طرف دیکھنے لگے_ زیادہ حیران کن اور چونکا دینے والی بات یہ تھی بارش صرف آگ لگے درخت پر برس رہی تھی البتہ مٹی کا تیز طوفان گاؤں والوں کی طرف بڑھ رہا تھا_ درخت میں لگی آگ نے آدھی ڈاہن کو آخر باہر نکلنے پر مجبور کر ہی دیا_

اپنے کندھوں پر تینوں بچے رکھے وہ درخت سے نکل کر اوپر آسمان کی طرف بڑھ گئی ظاہر تھا اب بادل اسکے ٹھکانے ہیں_

"ہمارے بچے واپس کر دے آدھی ڈائن یہ معصوم اور گناہوں سے پاک بچے ہیں

مت نقصان پہنچا انھیں"_

بچوں کو اسکی گرفت میں دیکھ کر کنزہ چینختے ہوئے آدھی ڈائن سے مخاطب ہوئی_

"ہاہاہاہاہاہاہا______یہ بچے اب صرف میرے ہے کل رات انکی قربانی دے کر میں

مکمل ڈائن بن جاؤں گی_ہاہاہاہاہاہاہا_"وہ اپنی کامیابی پر کھل کر ہنسی اور اوپر بادلوں

میں جا چھپی_

"نہیں_____"نائمہ زمین پر گھٹنوں کے بل بیٹھ کر روتے ہوئے چیلائی_

مٹی کا طوفان ان کے بہت نزدیک پہنچ چکا تھا_سب گاؤں والے اپنی جان بچا کر وہاں

سے بھاگنے کے ارادہ رکھ رہے تھے مگر آدھی ڈائن آسمان میں ہوا میں کھڑے

ہوئے اپنی جادو کی چھڑی گھما کر طوفان کی سپیڈ مزید کر دی سارے گاؤں کے لوگ

اب طوفان کی لپیٹ میں تھے_ وہ طوفان انکی جان لیے بنا تھمنے والا نہیں تھا_ سب موت کے خوف سے چینخ چلا رہے تھے_ آدھی ڈاہن دن کی روشنی میں زیادہ صاف اور بھیانک دیکھائی رہے رہی تھی_ وجود اسکا زمین سے اوپر تھا البتہ اس کے گہرے گھنے سیاہ بال زمین پر وجود تھے_ آدھی ڈاہن انھیں اک ساتھ کھانے کا ارادہ لیے زمین پر اتری اور طوفان میں گھومتے لوگوں کو اک اک کر کے باہر نکالنے لگی سب سے پہلا شکار اس کا آصف تھا وہ اس بات سے باخبر تھی اس کے درخت کو آگ لگانے والا آصف ہی تھا_ آدھی ڈاہن آصف کو گلے سے دبوچے اپنے سامنے ہوا میں لہرانے لگی_ آدھی ڈاہن کو اپنے قریب دیکھ آصف کی آنکھیں خوف ودہشت سے باہر آنے کو تیار تھی جہاں تک اسکی شلوار بھی گیلی ہو گئی_ آصف کے دل کی ڈھرکن نارمل سے تیز ہونے لگی_

"ڈک ڈک ڈک_" آصف کے دل سے آنے والی ڈک ڈک کی آوازیں آدھی ڈاہن کے تیز کانوں کو صاف سنائی دے رہی تھیں_ آدھی ڈاہن جس طرح آصف پر نظریں جمائے تھی اس کے دیکھنے کے اندر سے لگ رہا تھا کہ اسے اسکے دل کی آواز بھانے لگ گئی ہے_ جب کسی کو کوئی بھا جاتا ہے تو وہ اسے حاصل کرنے میں دیر نہیں لگاتا ٹھیک اسی طرح آدھی ڈاہن کو بھی آصف کا دل بھا گیا تھا تو وہ اسے کیسے حاصل کیے

بنا جانے دے سکتی تھی_ آصف کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے آدھی ڈاہن نے اپنا ہاتھ آصف کے سینے پر رکھا دوسرے ہی لمحے اس کے سینے کو چیرتے ہوئے آدھی ڈاہن نے بے دردی کے ساتھ آصف کا دل اس کے سینے سے باہر نکال لیا آصف پھٹی ہوئی آنکھوں کے ساتھ زمین پر مردہ حالت میں گرا خون سے لپیٹ دل آدھی ڈاہن کے ہاتھ میں تھا اسکی خوشبو سونگھتے ہوئے آدھی ڈاہن اس سے لطف انداز ہونے لگی_

ہممممممممممممممممم آہ oooooo_ بہت مزے کا لگ رہا ہے مجھے اندازہ نہیں تھا انسانوں کا دل اتنا مزے دار بھی ہو سکتا ہے_ جس کی خوشبو اتنی اچھی ہے وہ کھانے میں اتنا مزے دار ہو گا_" آدھی ڈاہن اس دل کی دیوانی ہوئی تھی_ آسمان میں موجود بادلوں میں دل اچھال کر وہ اپنے نئے شکار کی طرف بڑھی_

نیا شکار حاصل کرنے کے لیے اس نے اپنا ہاتھ طوفان میں بڑھایا اس بار اسکا شکار نائمہ تھی_

وہ بھی آصف کی طرح اپنی موت کو سامنے دیکھ کر انتہائی خوفزدہ ہوئی_ اس سے پہلے

وہ اسکا سینہ بھی چیرتے ہوئے اسکا دل نکالتی اسے اپنا پورا بدن جلتا ہوا محسوس ہوا_

سامنے جان بخش کھڑے اس پر کسی منتر کی پڑھائی کر رہے تھے_

"آہ____آدھی ڈاہن ایک پل میں درد میں تڑپ اٹھی_اس کے ہاتھ کی گرفت نائمہ پر کمزور ہوئی نائمہ زمین پر گری اور بھاگ کر جان بخش کے پیچھے جا چھپی_

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"جان بخش نے دم ہوئے سرسوں کے بیج آدھی ڈاہن کے اوپر پھینکے_بیج اس پر گرنے کی دیر تھی اس کا بدن جلنے لگا_

"آہہہہہ_"وہ اپنے بدن کو اپنے ہاتھوں سے ڈھانپنے لگی_وہ دھیرے دھیرے کمزور پڑھ رہی تھی_اسکے کمزور پڑھتے ہی اسکی طاقت بھی کم ہونے لگی مٹی کا طوفان بھی تھم گیا_آدھی ڈاہن اپنی طاقت کے بنا ادھوری تھی وہ اب مقابلہ کرنے کا حوصلہ کھو چکی

تھی_وہاں سے غائب ہونے میں ہی اسکی بھلائی تھی_

"میں جا رہی ہوں مگر واپس لوٹنے کے لیے_"اتنا کہہ کر وہ ہوا میں غائب ہو گی_ اسکے جاتے ہی سب کچھ نارمل ہو گیا_آصف کی لاش دیکھ کر سب گاؤں والے مزید خوفزدہ ہوئے مگر جان بخش کو دیکھ کر انکی حوصلہ افزائی بھی ہوئی_آصف کی لاش کو اٹھا کر سب گاؤں کی طرف لوٹ آئے_کرن رو رو کر نڈھال ہوئی تھی گاؤں کی عورتیں اسے تسلیوں پر تسلیاں دے رہی تھی_آصف کی لاش کو عصر کی نماز ادا کر کے دفنانے کے بعد سب گاؤں والے دوبارہ پنچائیت میں اکٹھے ہوئے_

"اک مصیبت ختم نہیں ہوئی تھی کہ تم سب کی بیوقوفی کی وجہ سے دوسری مصیبت اک عذاب کی طرح ہمارے سروں میں منڈانے لگ گئی ہے_جانتے ہو تم لوگوں کی بے وقوف حرکت کی وجہ سے اس آدھی ڈائن کو انسانی دل کھانے کی لت لگ گئی ہے وہ اب بچوں کے ساتھ بڑوں کا شکار بھی کرے گی"_جان بخش پنچائیت کی کرسی پر بیٹھے گاؤں والوں پر خفگی لہجے میں گفتگو کر رہے تھے_کل اماوس کی رات تھی مگر گاؤں والے آدھی ڈائن کا خاتمہ کرنے میں ناکام ہو رہے تھے_

"میرے خیال سے بابا ہمیں اس بار کوئی پختہ پلین بنانا چاہیے اس آدھی ڈاہن کو ختم کرنے کا_اگر ہم اسے مارنے میں ناکام ہوئے تو اسے مکمل ڈاہن بننے سے کوئی نہیں روک سکے گا_"کاشف نے کہا_

"ہاں بابا اب آپ ہی ہمارے بچوں کو واپس لا سکتے ہیں_میں آپ کے سامنے ہاتھ جوڑتی ہوں پلیز مجھے میرا ذوالقرنین واپس لا دیں_"کنزہ بے بس ماں کی طرح جان بخش کے سامنے ہاتھ جوڑے التجا لہجے میں روتے ہوئے بولی_بچوں کو واپس لانا ان کے اختیار میں نہیں تھا مگر باقی بچوں کو بچانا انکے اختیار میں ضرور تھا_جان بخش نے کنزہ کی بات پر خاموشی اختیار کی وہ اک ماں کو جھوٹی تسلی نہیں دے سکتے تھے_ہانیہ روتی ہوئی کنزہ کو تسلیاں دیتے ہوئے اپنے ساتھ لے گئی_

"گاؤں کے سارے راستوں پر سرسوں کے بیج ڈال دو اور جھاڑو کے تیلیوں کو ہر گھر

کے باہر رکھ دو آدھی ڈائن گھر میں داخل نہیں ہو سکے گی اور گاؤں کے سارے بچوں مولوی صاحب کے گھر میں محفوظ رہیں گے_ آدھی ڈائن روپ بدل کر گاؤں میں گھسنے کی کوشش کر سکتی ہے سب لوگ ہوشیار رہیں کسی انجان انسان پر اعتبار نہ کیا جائے_" جان بخش کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے لوگوں نے ایسا ہی کیا_

بچوں کے کمرے میں مولوی صاحب کی والدہ قرآن خوانی کرتی رہی بچے اب محفوظ تھے_ مولوی صاحب کی بیگم اپنے جوان بیٹے کی موت کی خبر سن کر اپنے ہوش گوائے کمرے کی دیوار کے ساتھ ٹیک لگائے بیٹھی تھی_ گاؤں کی عورتیں ان کے پاس افسوس کے لیے آرہی تھیں_

گاؤں کے مرد جب سرسوں کے بیج ڈال رہے تھے تب اک آدمی کی نظر دو جھاڑیوں میں لاش پر پڑی_ اس نے بیج وہی پھینکے اور اس لاش کو دیکھنے کے لیے اسکے قریب گیا سامنے پڑھی لاش کو دیکھ کر اس نے شور مچا کر باقی آدمیوں کو اکھٹا کیا وہ لاش کسی اور کی نہیں بلکہ آفاق کی تھی بیج بچھانا ادھورہ چھوڑ کر سب لاش کو اٹھاتے واپس لوٹ آئے_

آفاق کی لاش دیکھ کر مولوی صاحب اور انکی بیوی رو رو کر نڈھال ہو رہے تھے_
مولوی صاحب کی دو ماہ کا بیٹا اپنی خالہ کے پاس تھی_ آدھی ڈاہن کو بھلائے گاؤں کے لوگ آفاق کی لاش پر غم زدہ تھے_ رات کا وہی درمیانہ وقت تھا جب سب آفاق کی میت کے پاس بیٹھے تھے گاؤں کے اسی راستے سے یہاں لڑکے بیچ ڈالا بھول گے تھے وہاں سے آدھی ڈاہن ہاتھ میں چوزوں سے بھری ٹھوکری اٹھائے گاؤں میں داخل ہوئی_ ہر گھر کی لاہٹیں آف تھیں گاؤں گھپ سیاہ اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا_ گاؤں کو اندھیرے میں ڈوبا پا کر وہ سخت برہم ہوئی_

"چوزے لے لو بچے دے دو"

"چوزے لے لو بچے دے دو"

"چوزے لے لو بچے دے دو"

تین بار یہ جملے دوہرا کر وہ اک گھر کا دروازہ توڑتے ہوئے اس میں داخل ہوئی گھر سنسان پا کر اسکا غصہ بڑھا وہ الٹے قدم ہوئی سب کے گھروں کی تلاشی لی سب کے گھر خالی پا کر اس کا غصہ ساتویں آسمان تک جا پہنچا_ غصے میں پاگل ہوئی آدھی ڈاہن نے سارے گھروں کو آگ لگا دی اور خود مولوی صاحب کے گھر کا روفک کیا_ بچوں کی خوشبو سونگھتے ہوئے وہ مولوی صاحب کے گھر پہنچی_

پورے گاؤں میں لگی آگ کو دیکھ کر سب لوگ اپنے اپنے گھروں میں لگی بجھانے کی خاطر بھاگے موقع کا فائدہ اٹھاتے ہوئے آدھی ڈاہن نے بچوں کے کمرے میں داخل ہونا چاہا مگر قرآن پاک کی تلاوت سن کر اس کے قدم دہلیز پار کرنے کی ہمت نہیں کر پائے_ اسے اپنے کانوں میں انگارے چبھتے محسوس ہونے لگے_ وہ پاک کلام ہی تھا جس کی پاک طاقت کی وجہ سے اس کا گندہ اور ناپاک وجود ان ننھوں بچوں تک نہیں پہنچ پا رہا تھا_ قرآن پاک کی تلاوت کی آواز اسکے شیطانی کانوں میں پڑھ رہی تھی وہ فورا وہاں سے غائب ہوئی صحن کے چھت پر لگے پنکھے کے ساتھ جا لپیٹی_ اسکے کانوں سے خون بہہ رہا تھا وہ خوف سے تھر تھر کانپنے لگی_

کچھ دیر بعد اس کے ہوش بحال ہوئے_ بچوں کے کمرے میں جانے کی ہمت وہ کھو چکی تھی_ اللہ کے پاک کلام کے سامنے اسکی ساری شیطانی طاقتیں بیکار تھیں وہ پہلی بار

گاؤں سے ناکام ہو کر واپس جا رہی تھی _ وہ چھت پر رینگتے ہوئے آگے بڑھ رہی تھی اس کے کانوں میں دو ماہ کے ننھے پرے کے رونے کی آواز گونجی _ وہی رک کر وہ اس بچی کے رونے کی آواز غور سے سننے لگی چھت سے وہ دیواروں پر رینگتے ہوئے وہ اس کمرے کی جانب بڑھی _ ہاتھ پاؤں کے لمبے لمبے ناخنوں کے نشان چھت اور دیواروں پر اپنی نشانی کے طور پر چھوڑے ننھے پرے کے کمرے میں جا پہنچی جہاں اسکی خالہ اسے سہلانے کہ کوشش کر رہی تھی _

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آدھی ڈاہن چہرے پر خوفناک مسکراہٹ بکھرے اس کے پیچھے جا کھڑی ہوئی اور اپنے آنے کی خبر دیتے ہوئے وہ تین جملے بولنے لگی جسے سن کر روح کانپ اٹھتی _

"چوزے لے لو بچے دے دو"_

"چوزے لے لو بچے دے دو"_

"چوزے لے لو بچے دے دو"_

اپنی خوفناک آواز میں اس نے کہا_ام مریم نے مڑ کر اپنے پیچھے کھڑی آدھی ڈاہن کو دیکھا اسے دیکھ کر ام مریم چینخے بنا نہ رہ سکی_

"آہ ہ ہ ہ ہ ہ بچاؤ_"کانوں کے پردے پھاڑ دینے والی چینخ مار کر وہ چیلائی اور ننھے پرے کو اپنے سینے کے ساتھ لگا لیا_آدھی ڈاہن نے آگے بڑھ کر اس کے ہاتھ سے روتا ہوا بچہ کھینچا_ام مریم میں نہ تو ڈاہن سے مقابلہ کرنے کہ ہمت تھی اور نہ اس کے سامنے لڑکھڑاتی زبان سے کچھ بولنے کی ہمت تھی_بچہ لے کر وہ آدھی ڈاہن غائب ہو گئی_حیران کن بات یہ ہوئی جو لاش گاؤں کے لڑکے آفاق کی لاش سمجھ کر لائے تھے وہ اچانک چھپکلی بن کر ہوا میں غائب ہو گئی_

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مولوی صاحب کے گھر میں ڈبل قیامت ٹوٹ پڑی_باقی بچے تو محفوظ رہے مگر مولوی صاحب کے دونوں بچے پل بھر میں ان سے چھین گے_

کل آخری فیصلے کی رات تھی_آدھی ڈاہن اپنی ہر رکاوٹ دور کرتے اپنی منزل کے بہت تھی_

مولوی صاحب کی والدہ نے خصوصی آب زم زم کے پاک پانی پر مختلف آیت پڑھ کر اسے دم کیا_اور وہ پانی کنزہ کے سپرد کیا_

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"یہ لو بیٹا یہ آب زم زم کا پاک پانی ہے اس پر میں نے قرآن مجید کی آیتیں پڑھ کر دم کیا ہے اسے آدھی ڈاہن کے اوپر چھڑک دینا_اک واحد یہی راستہ ہے آدھی ڈاہن کو ختم کرنے کا_اور دوسری اہم بات آدھی ڈاہن کے بالوں کو کاٹ دینا_اس کے بال کاٹتے ہی اسکی ساری طاقت ختم ہو جائے گی_اس طرح بآسانی تم اس پر قابو پا سکتے ہو_"آبدہ خاتون آب زم زم کی بوتل اس کے ہاتھ میں دیتے اسے سمجھاتے بولی_

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سب گاؤں والے آدھی ڈاہن کو مارنے کے لئے پر عزم تھے_اس کے درخت کو جلا دیا گیا تھا اب صرف اسکا ٹھکانہ جاننا باقی تھا_

گاؤں میں صرف دو ہی پیپل کے درخت تھے اک جنگل میں اور اک قبرستان میں_ دونوں ہی صدیوں پرانے درخت تھے_آدھی ڈاہن صرف پیپل کے درخت میں

ہی بسیرا کرنا پسند کرتی تھی_ گاؤں میں دوبارہ آنے کی وہ ہمت کھو چکی تھی_ ہر گھر جل کر راکھ ہونے کے باعث سب مولوی صاحب کے گھر میں قیام کیے تھے_

قبرستان کے راستے سے لوگوں کا آنا جانا لگا رہتا تھا_ وہاں سے بچہ حاصل اس کے لیے کوئی مشکل کام نہیں تھا_ مغرب کے وقت وہاں سے کچھ لوگوں کا گزر ہوا تین سالہ بچے کو اٹھائے اک آدھی اور اس کے ساتھ چلتی عورت اپنی باتوں میں مگن ہوئے وہاں سے گزر رہے تھے_ آدھی ڈائن پیپل کے درخت سے چھلانگ لگا کر ان کے سامنے آ کھڑی ہوئی_ آدھی ڈائن کو اپنے سامنے دیکھ کر وہ دونوں بہت خوف زدہ ہوئے_ چہرے کو اپنے بالوں سے ڈھانپے بنا کسی لڑائی کے اس نے مرد کے ہاتھ سے بچہ چھین کر اسی وقت ان دونوں کا خوف سے کھلا منہ ہمیشہ کے لیے بند کر دیا_

کچھ ہفتوں پہلے اپنے ساتھ ہوئے حادثے کو کنزہ نے سب کے سامنے بیان کیا اس واقعے کو یاد کرنے کا مقصد صرف اتنا تھا کہ وہ درخت بھی پیپل کا تھا_ یہ معلومات بہت

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مفید مند ثابت ہوئی_

"اگر آدھی ڈاہن صرف پیپیل کے درخت پر بسیرا ڈالنا پسند کرتی ہے تو مجھے 100%یقین ہے اب اسکا بسیرا قبرستان میں موجود پیپیل کے درخت میں ہو گا میں نے جب گاؤں میں پہلے قدم رکھے تھے وہاں مجھے کچھ سایہ دیکھائی دیا تھا اور مجھے یقین ہے وہ سایہ کسی چڑیل کا ہی تھا_" کنزہ پنچائیت کے سامنے اہم راز سے پردہ فاش کرتے بولی_

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"ہاں ٹھیک کہہ رہی ہیں کنزہ قبرستان میں موجود درخت میں بھی بھوت چڑیلوں کے سیائے دیکھے گے ہیں ضرور آدھی ڈاہن وہاں بچوں کی قربانی دے گی_" آصف جھٹ کر بولا_

"پھر ٹھیک ہے آج رات ہی ہم اس آدھی ڈاہن کا خاتمہ کردیں گے چاہئے اس کے

لیے ہمیں ہماری جان کی بازی ہی کیوں نہ لگانی پڑھ جائے_" کنزہ کی آنکھوں اور لہجے میں اعتماد جھلک رہا تھا_ تھی تو آخر وہ اک ماں ہی نہ اور ماں اپنی اولاد کی خاطر دنیا کے بڑے بڑے فرعونوں کے سامنے ڈٹ جاتی ہے، آخر ممتا اسی جذبے کا نام ہے_

رات بارہ سے پہلے آدھی ڈاہن بچوں کی قربانی دے دی کیونکہ بارہ کے بعد اماوس کا چاند بالکل ختم ہو جاتا ہے_ ہمیں اب اپنی اپنی تیاریاں شروع کرنی چاہیں_ جان بخش ختمی فیصلہ سناتے بولے سب لوگ تیاریوں میں مصروف ہو گے_

وہ تینوں بہنیں اک ساتھ بیٹھی اک دوسرے کا غم ہلکا کر رہی تھیں_ نائمہ اور کنزہ بہت زیادہ غمگیں تھیں_

"نائمہ اگر مجھے کچھ ہو گیا تو میرے ذوالقرنین کا خیال رکھنا اسے کبھی ماں کی کمی

محسوس مت ہونے دینا_"نجانے کیا سوچ کر کنزہ نے اتنی بڑی بات اپنی بہن سے کہہ ڈالی_

"یہ کیسی باتیں کر رہی ہو کنزہ تم___کچھ نہیں ہو گا تمہیں وہ ذوالقرنین اور حرا انشاءاللہ ہمیں زندہ سلامت مل جائیں گے_"اسکی بات پر غم زدہ ہوئی نائمہ آنکھوں میں آنسو لیے بولی_

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"ہاں ٹھیک کہہ رہی ہے نائمہ کچھ نہیں ہو گا ہمارے بچوں کو____یہ سب میری وجہ سے ہوا ہے نہ میں تم دونوں کو گاؤں بھلاتی نہ بچے آدھی ڈاہن کو آزاد کرواتے نہ ہمارے بچے مصبیت میں پڑتے_"ہانیہ ان سب کی ذمہ دار خود کو ٹھہراتے بولی_وہ دونوں غمگیں تھیں تو وہ بولے بنا کیسے رہ سکتی تھی_

"تم بس مجھ سے وعدہ کرو نائمہ تم میرے بچے کو کبھی ماں کی کمی محسوس نہیں ہونے دو گی تم اسے اپنے بیٹے کی طرح پیار دو گی_" کنزہ نائمہ کا ہاتھ اپنے ہاتھوں کے درمیان رکھے اس سے زبردستی وعدہ لیتے بولی_ اسکی مایوس کن باتیں نائمہ کو مزید پریشان اور غم زدہ کررہی تھیں_ نائمہ بے بس لہجے میں اسے دیکھنے لگی ہانیہ نے آنکھوں ہی آنکھوں میں اسے ہاں کرنے کا اشارہ کیا_ بہن کی خوشی کی خاطر نائمہ نے دل سے اس سے وعدہ کیا_

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"ذوالقرنین مجھے حرا کی طرح عزیز اور پیارا ہے___ می___ میں اسے___ اپنے بیٹے کی طرح ہی___ رکھوں گی_" نائمہ لڑکھڑاتی ہوئی زبان کے ساتھ بولی ایسا نہیں تھا وہ ذوالقرنین کو اپنا بیٹا بنانے سے اکتڑا رہی تھی بلکہ وہ اپنی بہن کی کہی باتوں کی وجہ سے خوفزدہ ہوگئی تھی_ کنزہ نے اسے اپنے گلے کے ساتھ لگا لیا_

گاؤں والے جب قبرستان کے پاس پہنچے انھیں اس مرد اور عورت کی لاش ملی جسے دیکھ کر آسانی اندازہ لگایا جاسکتا تھا یہ کام صرف آدھی ڈاہن کا ہے_ مزید غصے میں بھڑکے

لوگ پیپل کے پاس پہنچے_

درخت کے ارد گرد بہت سے مٹی کی قبریں تھیں جنئیں دیکھ کر لگ رہا تھا مرنے والوں کے رشتے دار جیسے ان سے لاتعلق ہیں_ قبریں ٹوٹ پھوٹ کا شکار تھیں شاید چڑیلوں کے قصوں کی وجہ سے وہاں جانے سے لوگ خوف محسوس کرتے ہیں_

گول دائرے میں آگ روشن تھی، بچوں کو مضبوطی سے باندھے آدھی ڈائن آنکھیں بند کیے ان پر منتر پڑھ منتر پڑھ رہی تھی_ سامنے آفاق بہوش انتہائی بری حالت میں پڑا تھا، اسکا جسم سکھڑ چکا تھا، ایسا لگ رہا تھا آدھی ڈائن نے ان کے جسم سے سارا خون نچوڑ لیا ہو_ گاؤں والوں نے اس پر ہلا بول دیا_ اپنے سامنے پوری فوج کو دیکھ کر آدھی ڈائن نے منتروں کا جاپ تیز کر دیا_ جلتی ہوئی آگ میں لوگوں نے پانی ڈال کر اسے بچایا_ ان سے مقابلہ کرنے کے بجائے آدھی ڈائن ابھی بھی منتروں کا جاپ کر رہی تھی وقت اس کے پاس کم تھا وہ اپنی منزل کے بہت قریب تھی_ بچوں اور اس کے ارد گرد اک گول دائرہ بنا ہوا تھا_ نائمہ، کرن اور رہانیہ بچوں کی طرف بڑھی_ بچے اپنی ماؤں کو دیکھ کر بے حد خوش ہوئے انھوں نے جب دائرہ پر پاؤں رکھا اک زوردار

کرنٹ کا جھٹکا ان کے جسم کو لگا وہ تینوں دور جا گری_

"ہاہاہاہاہاہاہا تم لوگ اتنی آسانی سے مجھے ہرا نہیں سکتے مجھے ڈائن بننے سے کوئی نہیں روک سکتا_" آنکھیں بند کرتی منتروں کا جاپ کرتی آدھی ڈائن بولی_اپنے سامنے پڑا تیز دار چاقو اس نے اپنے ہاتھ میں اٹھایا اور بچوں کی جانب بڑھنے لگی سب کی سانسیں تھمنے لگی_

"چھوڑ دو آدھی ڈائن ہمارے بچوں کو چاہے ہماری جان لے لو مگر ان معصوم بچوں کو جانے دو_" نائمہ روتے ہوئے آدھی ڈائن کے سامنے ہاتھ جوڑے بولی مگر وہ کہاں رحم کھانے والی تھی_وہ چاقو کی دار سے ذوالقرنین پر وار کرنے ہی والی تھی جب اسے اپنے کانوں میں سورت الفاتحہ کی تلاوت کی آواز سنائی دی_چاقو والا ہاتھ کانپنے لگا_

مولوی صاحب اونچی آواز میں سورت الفاتحہ کی تلاوت کرنے لگے_آدھی ڈائن کے کانپتے ہوئے ہاتھوں سے وہ چاقو گول دائرہ نے باہر گرا_اپنے دونوں ہاتھ اپنے کانوں میں رکھے آدھی ڈائن چیخنے لگی_پیچھے سے آئی کنزہ نے فوراً اسی کے چاقو سے اسکے بال

کاٹ دیے اس کے بال ہوا میں اڑتے ہوئے پیپل کے درخت پر جا گرے _ آدھی ڈاہن مزید کمزور پڑھنے لگی _ وہ چیلاتی تڑپتی ہوئی زمین پر گری _ بچے خوشی سے کنزہ کے سینے کے ساتھ لگے _ دو ماہ کے بچے کو اسکی ماں نے فوراً زمین اٹھا کر اپنے سینے کے ساتھ لگایا _ تین سالہ بچہ وہی زمین پر بیٹھا رو رہا تھا شاید وہ اپنے ماں باپ کو یاد کر رہا تھا _ ہانیہ نے آگے بڑھ اس روتے بچے کو اٹھایا _ آدھی ڈاہن کے منتر روکنے کی دیر تھی اس دائرے سے کرنٹ ختم ہو گیا _ مولوی صاحب بھی خاموش ہوئے اور اپنے بیہوش بیٹے کی طرف بھاگے _

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تلاوت رکھتے ہی آدھی ڈاہن دوبارہ اٹھ بیٹھی اور اپنے سامنے کھڑی کنزہ کو اسکی گردن سے ڈبوچے ہوا میں لہرانے لگی _ کنزہ کے ہاتھ میں آب زم زم کی بوتل موجود تھی _

"ماما_______" ذوالقرنین پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا _ نائمہ اور ہانیہ نے فوراً بچوں کو اپنے سینوں کے ساتھ لگا کر انکی آنکھوں پر ہاتھ رکھے _ ذوالقرنین نائمہ کے ساتھ لپیٹ کر ماما ماما کہہ کر رونے لگا _

آدھی ڈائن اور کنزہ دونوں ہوا میں لہرا رہی تھیں_ آدھی ڈائن اپنے تیز دار ناخن کنزہ کے گلے میں گھسیڑ رہی تھی خون تیزی سے بہنے لگا_ مولوی صاحب نے سورت فاتحہ پڑھنا شروع ہی کی تھی آدھی ڈائن نے انکا خاتمہ کر دیا ان پر جادوئی آسمانی بجلی گرا کر_

کنزہ موت کے بہت قریب تھی اسکا دم گھوٹ رہا تھا_

"یا اللہ مجھے طاقت بخش میں اس ڈائن کا خاتمہ کر سکوں_" کنزہ نے دل میں اللہ سے مدد مانگی_ اپنی پوری ہمت لگاتے کنزہ نے آب زم زم کی بوتل آدھی ڈائن کے چہرے پر پھینک دی_ آدھی ڈائن کے گندے وجود پر پاک آب پڑتے ہی اسکا پورا جسم جلنے لگا_ اسکی گرفت سے آزاد ہوئی کنزہ زمین پر گری_ آدھی ڈائن چیختے تڑپتے ہوئے مکمل طور پر جل کر راکھ ہو گئی اسکی راکھ زمین پر بکھر گئی_

کنزہ نائمہ اور رہانیہ اسکے قریب بیٹھی_ کنزہ اپنی آخری سانسیں لے رہی تھی_

ذوالقرنین ماں کو مرتا دیکھ کر مزید رونے لگا_

"میرے جانے کا وقت آگیا ہے نائمہ___تم اپنا وعدہ نبھانا میرے ذوالقرنین کا خیال رکھنا_"ہانیہ کے گود میں سر رکھے کنزہ نائمہ کا ہاتھ تھامے بولی اور پھر ہمیشہ کے لیے خاموش ہو گئی_ہانیہ نے روتے ہوئے کنزہ کی کھولی آنکھیں بند کی_

"ماماماما اٹھیں نہ___مت جائیں مجھے اکیلا چھوڑ کر_"ذوالقرنین ماں کے ہاتھوں کو اپنے ننھے ہاتھوں میں لیے اسے جھنجھوڑتے ہوئے اٹھانے کی کوشش کر رہا تھا_نائمہ نے روتے ہوئے ذوالقرنین کو اپنے سینے کے ساتھ لگا لیا___

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس واقعے کے بعد سبھی لوگ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے گاؤں چھوڑ کر چلے گے_آدھی ڈاہن اپنا خوف چھوڑ کر خود مر گئی مگر سننے میں آتا ہے آدھی ڈاہن کی روح اب بھی گاؤں میں بچوں کی تلاش میں بھٹکت رہی ہے_اس کے بال پیپیل کی درخت پر اب بھی موجود ہیں جو ہر اماوس کی رات اپنے راکھ ہوئے وجود کو تلاش کرتے ہیں اور اس تلاش میں بہت سے لوگ اسکا نشانہ بنے_

آخری بار اک خوفناک دیکھنے والی کالی بلی مولوی صاحب کے گھر کی چھت پر بیٹھی

بے دری کے ساتھ الو کھاتے دیکھی گی_ وہاں کے آس پاس کے رہنے والے لوگوں کا کہنا ہے وہ آدھی ڈائن ہی ہے جو بلی کا روپ بدلے جہاں وہاں بھٹکتی رہتی ہے____

کیا آپ سب دوبارہ آدھی ڈائن سے ملنا چاہیں گے_____؟

****

❤ ختم شدہ ❤

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews